

مفت - ۱۱

حضرت امام زمان علیه السلام  
بار خدایا حضرت  
بنا مولوی عبدالکیم صاحب  
منا ۱۱

۱۱

از حکیم قادیانی اور احمدی سلطان مملکت  
استنہارات ۱۳۱۳ھ

Digitized by Khilafat Library

چه گویم با تو گرا آئی چه در قادیان بینی

ایده پیشین عقوبت علی تراب احمدی

بیت کی قیمت لاکھ

(۱۱) عوام سے ضد (۱۲) خواص و معاونین سے علاوہ (۱۳) ہندوستان سے باہر تھے۔ (۱۴) غیر مذہبی (۱۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳

نمبر (۱) قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ رجب توری ۹۰۶ ہجری مطابق ۱۴ مئی ۱۹۲۲ء و یقینہ ۱۳۲۲ھ جلد (۱۰)

انٹروڈکٹری نوٹ

ناظرین محکمہ کو نیا سال مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے احکام  
 کا یہ نمبر دسویں جلد کا پہلا نمبر ہے جس کا ذکر کرے کہ یہ  
 مال احکام اور اسکے سرپرستوں اور معاونین کیلئے  
 بزرگ برکت کا سال ہو اور اسکے کارپردازوں اور  
 کسار و ریاض کو نصیب ملے کہ وہ اسکو زیادہ مفید اور  
 جیسب بنا سکیں۔

مع مخالفین کا شکریہ ہی جنہوں نے اپنے واجب الادا مطالبہ کو بروقت ادا کیا اور تو سب اشاعت میں سی اور ان حضرات کو توجہ دلائی جاتی ہے جنہوں نے اولے فرض میں تساہل کیا ہے۔ ایسے ہی بزرگواروں کی عدم توجہی کا اثر ہوتا ہے جو بعض اوقات اجہار کے بدیر شائع ہونے کی نوبت آجاتی ہے۔ کاش! وہ سومی کاموں میں قومی فرالایق کی نگہداشت کو ضروری سمجھیں۔

لو شیخ اشاعت کے متعلق بار بار کیا کہوں اور کیونکر  
کہوں ناظرین سمجھ لیں کہ جب تک اشاعت ایک  
سبب پیمانہ پر نہ ہوگی۔ اس کے اثر کا دائرہ محدود اور

سنگ ہو گا۔ اسلئے ضرورت ہے غیر احمدیوں میں  
زیادہ اشاعت کی اسکے لئے آپ دوسرے صفحہ  
پر ایک مضمون طے فرمائیں گے۔

سال بزوان کے متعلق احکام کی ترتیب میں کوئی  
تجدید ہوئی یا بحالہ سابق ہی چلے گا میں کے نہیں  
کہہ سکتا۔ یہ امر منحصر میں وقتی ضرورتوں پر صرف  
اتنا کہہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کی توفیق  
سے ہی کیا دے گی کہ مجھے سوزیادہ مفید ہو۔ وما  
توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

ناظرین! محکم میری خدمت واریوں سے بہت بڑی حد  
تک آگاہ ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ میں آخر آدم راہ  
ہوں اور میری کمزوریوں اور ناتوانیوں کے لئے  
آدم زاد ہونا ہی کافی ہے کیونکہ خلقِ الانسان ضعیف  
ارشاد خداوندی ہے۔ پس وہ میرے لئے اخلاص  
اور بہت کی ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ جب تک  
اللہ تعالیٰ کے علم میں مقدر ہے کہ میں اس قوی  
خدمت میں حصہ لیں وہ مجھے سچا اخلاص اور پوری  
طاقت عطا فرمادے آمین۔

سال نو کے خطابات کی فہرست شائع ہو گئی ہے

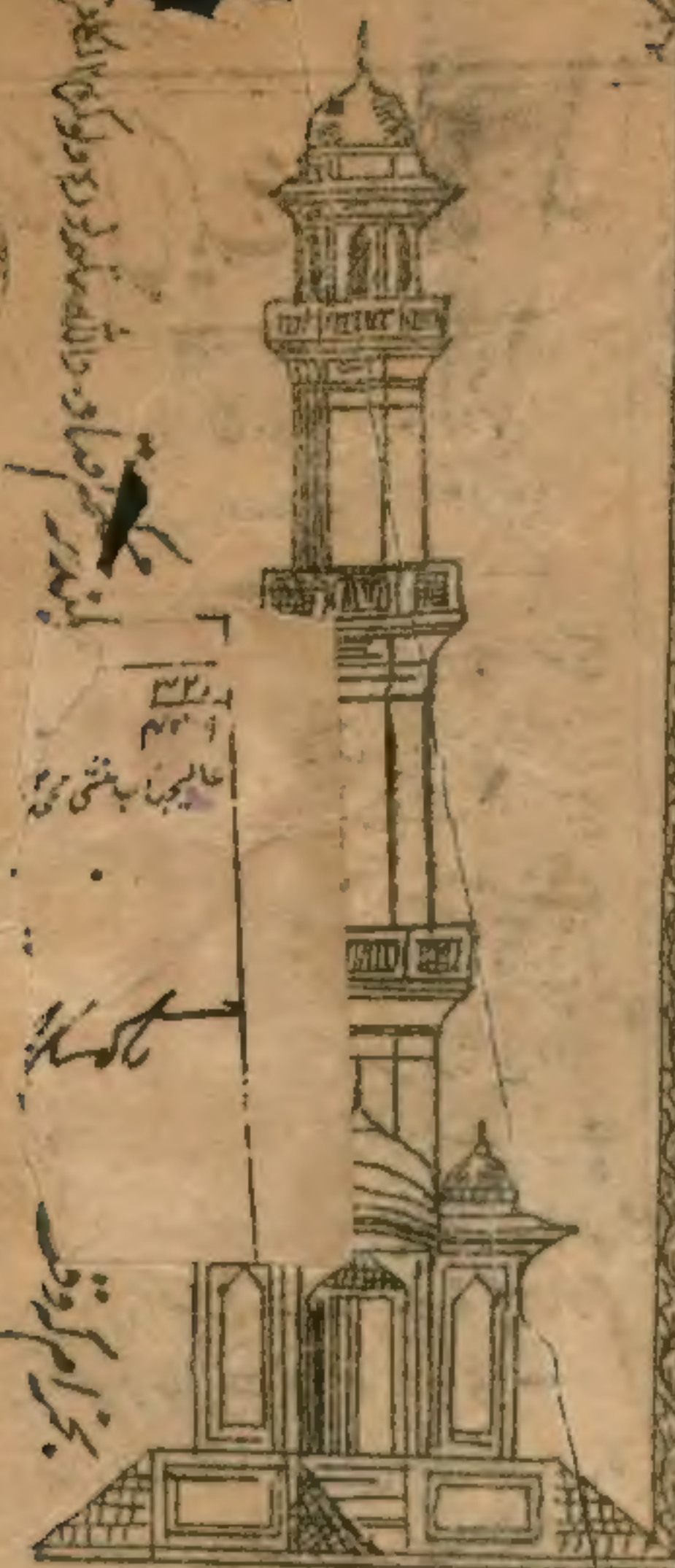
او دین نہایت مستطاب ہر گز تباہیوں کے اس نہایت  
 میں اس کھم کے دو سر پرستوں کو بھی پانا  
 ہوں جن میں سردار محبوب خان صاحب (بلوچستان)  
 کو سردار بہادر کا اور جناب قاضی فقیر احمد صاحب  
 شیواگچی (بلوچستان) کو خان صاحب کا خطاب  
 دیا گیا ہے میں اس خطبہ خطاب پر اپنے دلوں کو  
 کہ فرماؤں کو منجھتے دل سے مبارکباد دیتا ہوں اور  
 انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس خوشی کی تقریب پر  
 احکام کی ایک ہزار کاپی مفت اشاعت کے سلسلہ  
 کم از کم دس دس اخبار جاری کرادیں۔

تأنيدها مات ورؤيا

ترجمہ اے چاند۔ اے سورج۔ تو مجھ سے ہی اور میں تجھ سے ہی  
فرمایا اس الہام میں خدا تعالیٰ نے ایک نور اپنے آپ کو  
سورج فرمایا ہی اور مجھ چاند۔ اور دوسری دفعہ مجھے سورج  
فرمایا ہے اور اپنے آپ کو چاند۔ یہ ایک لطیف ہتھوارہ ہی جس کے  
دریہ خدا تعالیٰ نے میری نسبت یہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میں  
ایک ازمان میں پوشیدہ تھا اور اس کی روشنی کے انوکھ  
سے میں ظاہر ہوا اور پھر فرمایا کہ ایک زمانہ میں وہ  
خود پوشیدہ تھا پھر وہ روشنی جو مجھ سے نکلی۔ اس نور  
نے اس کو ظاہر کیا۔ یہ ایک مشہور مسئلہ ہی کہ نور اللہ تعالیٰ

من انہما من نورسورج کے نور سے فیض حاصل  
کر لیا ہے۔ پس اس الہام میں اول خدا تعالیٰ نے ابو حنیفہ  
سورج قرار دیا اور اس کو انوار و فیوض کے ذریعہ و مجہز  
نوریدہ اپنا بیان فرمایا۔ اس لئے میں قمر کبلا یا سچو کہ  
میرے روشنی سے جو نیچے دیگئی اس کا نام روشن ہوا۔ اس لئے  
اس بنا پر مجھے سورج قرار دیا گیا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو قمر  
قرار دیا کیونکہ میرے ذریعہ و ظاہر ہوا۔ اور اس کا اپنا اندہ  
وجود میرے وسیلہ سے لوگوں پر نمایاں کیا شیخ سچو قمر کا خطاب  
الہام کے دوسرے حصہ کی تشریح ہے کہ کائنات مٹی و آسمان  
یک ایسی نظیر ہے جو انسان کے دم و گمان میں نہیں آسکتی  
الہام دوم۔ انا نبشیر لک بغلام۔ نافع لک۔ نافعہ میں  
ترجمہ۔ ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔  
وہ تیرے لڑکے کا نافعہ ہے۔ وہ ہماری طرف سے نافعہ ہے۔  
۱۳۔ سب سے پہلے درو یاد۔ وہ تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب  
مرحوم کی قبر کے پاس تین اور قبریں ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا

یکم جنوری ششہاء - تین بکرے فرج کئے جائیں گے۔  
فرمایا۔ ظاہر پھل کر کے آج ہم نے تین بکرے فرج  
کر دیے ہیں۔  
۴۔ جنوری ششہاء۔ اتی مع الافواج اتيك بختة  
حرار علی قریة اهلکسها انهم لا یرجعون۔ ووضو  
عناک وذرک الذی انقض ظلمک۔ ترجمہ میں



عالمیوں کی ہفتی

Est

...



تیر وزیر کو روئے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔  
اور پھر فرمایا اِنی مع الا فواج اتیک بقتلہ  
یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا  
اُس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی جیسا کہ لوط کی  
بستی جب تک زیرِ وزر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی  
اور سب کہاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناکہ اپنی طور  
پر اُلٹائی تھی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ بس جلد بھی ایسا  
ہی ہوگا کیونکہ گناہِ حد سے بڑھ گیا اور انسانِ حد  
سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہیں اور خدا کی راہ  
تحقیق کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا زندقوں  
کا خاتمہ۔ اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا  
قال رب اعلیٰ اذنہ نازل من السماء مایز ضیک  
رحمة منّا وکان امرؤ مقتضیا طینی تیرا  
رب کہتا ہے کہ ایک امرِ آسمان سے اتر لیا جس سے  
تو خوش ہو جاؤ گی یا یہ ہمارے طرف سے رحمت ہے  
اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر  
تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اوس امر کے نازل  
کرنے سے حرکار ہے جیتک یہ پیشگوئی تو ہوں  
میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر  
ایمان لاوے پھر اوس کے کہ خوش قسمت  
ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پہلے  
کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی  
کے لئے ہے تاکہ کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔  
ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے پس ہماری  
نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے  
کی نیت ہے وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا  
کے عذاب سے بچائے جائیں گے۔ مگر وہ بد  
قسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں  
کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز  
نہیں آتا۔ اسکی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔  
کیونکہ اوس کی تشوخی خدا کی نظر میں قابلِ غضب

اچانک ایک اور قابل تذکرہ شخص کہ جیسا  
 کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے  
 میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے بتایا  
 کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت ٹھوڑے  
 دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث  
 عجایبِ ثباتِ قدرت دکھلا دے گئے بعد تمہارا  
 حادثہ آئے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے

کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ  
حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر  
ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے تیار ہو جائے  
اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو اور  
مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ

ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ  
رہا ہے تب ایک مقام پر اوس نے پہنچ کر مجھے  
کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک  
قبر دکھائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔  
اور اوسکی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا  
کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی  
اسلام کا نام بہشت مقولہ لکھا گیا اس پر میرا  
گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں  
ہیں جو بہشتی ہیں تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی  
کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان  
کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقع  
کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے مٹی تھیں۔  
اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا  
میں رہی اب اخیم مولوی عبدالکریم صاحب  
مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات  
کی نسبت بھی متواتر وحی الہی ہوئی۔ میں نے مناسب  
سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس  
لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ  
کے قریب ہے جسکی قیمت نہ ار دو پیسہ سے  
کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا  
کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو  
بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے  
پال دل لوگوں کی خواب گاہ ہو نہوں نے در  
حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی  
محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور  
پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری  
اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔  
پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر  
خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک  
دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع میرے لئے ہو چکے  
اور دنیا کی اغراض کی طوئی اُن کے کاروبار میں  
نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پہر میں قیصری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے  
میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم  
تو صرف اُن لوگوں کو اجنبی قبروں کی جگہ دے  
جو تیرے اس فرستادہ پرستی ایمان رکھتے ہیں  
اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدعتی اپنے

ۛ بدلتی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی  
 کہی جب کیے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے بزرگ بدوں کے  
 لئے افریقہ ہو جیسا کہ اوس فرمایا اے مع الرسول افریقہ  
 آیات و خدم ما العزیز و قالوا ۛ تجمل فی حامن  
 اے اللہ عزوجل استجیرہ بشادۃ تلقاھا النبیین  
 فی حرقۃ اخترتک لنفسی اذا غضبت غصبت  
 یسألون۔ وکان وعدۃ حقولا ۛ بعید اللہ من

اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بچا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے نورانی سہارہ خلیفہ کو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھو گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انتہائی احترام کے ساتھ محبت اور جاہلستانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بہاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ منزلِ فیما مکمل رحمت ہے۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں آتا رہی گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی مخفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیجے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بچا لانا ہو گا۔

(۱) اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے بنے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائے گی۔ یہی قیمت ادا نہ ہزار روپیہ ہوئی اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا اور قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے جو گزرگاہ ہے اسلئے وہاں ایک پل تیار کیا جائے گا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا سو کل بیستین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔

بالفعل یہ چندہ اخویم کرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہئے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے جانا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی

یہ ہے جیسا کہ آتش سوزان خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا  
کی سقد و غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی  
مرد و المرء من یلوم - و أعطیک ما یدوم - لک در  
تیسرے فیہا قال انی اعلم ما لا تعلمون - انی مہین ہر  
یا احمدی انت مرادی و معی - انت مہی بمنزلہ توحید  
و کما احببت احببت اللہ علی کلشی محمد اللہ  
لعدا - و یسطوا کل من سطا - ذالک بما عصوا و کالوا

جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن  
چاہئے کہ ایسی آمدنی کارروائی جو وقتاً فوقتاً جمع  
ہو تا رہے گا۔ اخلاء کلمہ اسلام اور اشاعت عربیہ  
میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔  
(۱) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت  
میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو  
نہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد سون  
حصہ اس کے تمام تر کھڑے۔ یہ ہدایت اس سلسلہ  
کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں  
خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو  
اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ  
لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ  
مالی آمدنی ایک بادیا منت اور اہل علم انجمن کے  
سپر در ہے گی اور وہ باہمی شورہ سے ترقی  
اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور  
اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت  
مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا رعدہ  
ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیکر اسلئے امید کھاتی  
ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال ہی بہت  
اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت  
اسلام میں داخل ہے جسکی اب تفصیل کرنا قبل از  
وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام  
پذیر ہوئے اور حسب اہت مردہ ہر سال اس  
کا بے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اون کے  
جانشین ہوں گے اون کا بھی یہی فرض ہوگا کہ  
ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ  
بجالاتین ان اموال میں سے ان قیموں اور  
مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر  
پر جو وہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ ائمہ میں  
داخل ہیں اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور  
تجارت کے ترقی دجائے یہ مت خیال کرو  
کہ صرف دوزاقتیاں باتیں ہیں بلکہ یہ اس  
قادر کا ارادہ ہے جو وہ آسمان کا بادشاہ  
ہے۔ مجھے اس بات کا یقین کہ یہ اموال جمع  
کیونکر ہونگے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا  
ہوگی جو ایمان داری کے جوش سے یہ مردانہ کام  
دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے ہمارے زمانہ کو  
بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں  
کے مسئلہ پر بظنی کرتا ہے خدا اسکا خود دش ہو جاتا ہے اور  
میرے پر جب طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت سے  
رجلہ فی السماء فی الذین ہم نبصرون و لک نری  
ن اراد اھانتک لا تخف الی لا یمخا ف لک المرسلو  
و تعزیدی و انت ہی مجز لہ الہ لا یعلمھا اھلک و انت وحیہ  
لذی جعلک المسیح ابن مریم لا یسئل عتای فعل وہم  
عند اللہ بکاف عیدہ یا جبال اوی معا و طبر  
تغنیہ



وہ کثرت مال کو دیکھ کر نہ کہوین۔ اور دنیا کو  
 پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین  
 ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کیلئے  
 کام کریں۔ مان جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گذرہ نہ ہو  
 ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے۔  
 (۳) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن  
 ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا  
 اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور  
 صاف مسلمان ہو۔

۱۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط مذکورہ  
 بالا کوئی وصیت کرنا چاہے تو ان کی وصیت  
 پر عمل درآمد ان کی موت کے بعد ہوگا۔ لیکن  
 وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض نعمت  
 کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا اور ایسا ہی چاہ  
 کر شایع کرنا ہی کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا  
 کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور چونکہ آسمانی نشانوں  
 اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا کا  
 کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا  
 بہت درجہ رکھتا ہے جو اس کی حالت میں  
 وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے  
 میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اوکو  
 دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں  
 ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہو  
 جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور  
 حصہ میں ہوں۔ اور وہ ان شرائط کے پابند  
 ہوں جو درج ہو چکی ہیں تو ان کے وارثوں  
 کو چاہئے کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق  
 میں ان کی میت کو رکھ کر قادیان پہنچا دیں  
 اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے ہی ہی  
 وغیرہ کی تیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت  
 ہو جائے جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن  
 ہو سکے تو چاہئے کہ بطور ضمانت صندوق میں  
 رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں پھر تمام لوازم  
 کی تیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں  
 قادیان میں ان کی میت لائی جائے۔ لیکن وہ  
 صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں  
 گے ان کا قبر میں سے نکالنا مناسب  
 نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے  
 کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آنکہ وہ کی  
 تسکین ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان نازہ  
 کریں اور تان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے  
 دیوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر  
 ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام  
 میں ہر ایک شخص کو مدد دے اور ایمانی جوش  
 ان میں پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالآخر کرے  
 آمین۔

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد  
 جافا اللہ واید۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱



# سودی تحریک احمدی مسلمان

مذکورہ کے ناظرین کے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ وہ اپنے اخبار میں سودی تحریک کا ذکر کرتے ہیں۔ میں اس ناگوار اور بصورت موجودہ نہایت ہی بڑے تحریک کے ذریعہ کو بھی حکم کے کالوں کو ایک لکھنا چاہتا تھا لیکن جب یہ خطرہ متعدی بیماری کی طرح بڑھتا نظر آیا تو ضروری سمجھا کہ اپنے ناظرین کو اس زہریلی تحریک سے متنبہ کر دوں۔ میں یقیناً معصیت کا مرتکب ہوتا اگر اب بھی خاموشی سے کام لیتا۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حکم میں سودی تحریک کے خلاف مضامین کا سلسلہ جاری ہے۔ خلاف اس جوڑ میں ایک اور ابال پیدا کر دینا جو پہلے ہی سے ہمارے کے سچوں۔ کانگریس کے سوائیوں اور لوگات سسٹم کے تباہیوں کو ہمارے نیست و نابود کرنے کے متعلق ہے۔ لیکن محض اس خیال مخالف سے اس زہر کو پہلے دینا دانشمندی نہیں ہے۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ اس زہر کو تریاق کو رنگ میں پیش کر کے غریب مسلمانوں کو خطرناک مظاہر دیا جاتا ہے۔

سودی تحریک کو نظر فریب بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور بھولے بھالے اور سیدھے سادے مسلمان یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کی غرض تو صرف ملکی شہاد کا استحصال اور ان کی قدر ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ اس منافقانہ کارروائی میں ایک نیش لپٹی ہوئی ہے جو مسلمانوں اور ان کی ذریت کو ہمیشہ کے لئے قتل اور تباہ کرنے پر مبنی ہے۔ کیونکہ اس امر سے تو کوئی ناواقف نہیں ہے کہ ہماری قوم (جو اپنی شامت اعمال اور ترک قرآن کریم کو جو سے ہر پہلو اور ہر صورت سے گری ہے) اگر ان آریہ مہاشوین کے پہلو پہلو چلنے کی سعی کرے تو یہ وہم آتما اور اہنسہ پر مود ہمارے شدید ٹھانے والے تباہی پرش کہنیاں مار مار کر غریب مسلمانوں کو نکال دینے کی سعی کرتے ہیں۔

اور انکو چین نہیں آتا جب تک وہ اس نیکیت نہ وہ قوم کے ان افراد کو جو ان کے دوش بدوش چلتا چاہیں اپنے پاؤں میں کچل نہ لیں۔ ممکن ہے وہ لوگ جو ان کی اندرونی ریشہ و دینوں اور غیش زمینوں سے ناواقف ہیں۔ ان حالات سے پورے باخبر نہ ہوں۔ لیکن جو لوگ سلسلہ ملازمت تجارت صنعت و حرفت میں

کے ساتھ چلے ہیں انہوں نے دیکھا ہے کہ ان پر اور ان یوسف نے کیا سلوک کیا ہے؟ میں اپنے ذاتی علم اور عام واقفیت کی بنا پر کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے اپنا موٹو سہہ قرار دے رکھا ہے آریہ ورت آریہ مہاشوین کیلئے ہے نہ مسلمان مسیحیوں کے واسطے۔

وشت اور مچھ پر ہمارا نام رکھتے ہیں۔ اور جہانگ انے ممکن ہو سکتا ہے وہ ملازمت تجارت صنعت و حرفت کا ہر عرصہ اور حلقہ ہمارے لئے تنگ کرنا اپنی زندگی کا پریم دھرم سمجھتے ہیں یہ تو ہماری دنیوی حالت ان یا ان طریقہ کے سامنے ہے۔ اس سے بھی بدتر مذہبی حالت ہو رہی ہے۔ مذہب ایک ایسی شے ہے جس پر انسان جان اور مال سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ مگر شومی اعمال نے سو حجاج کا ایک جھنجھ میں اس وقت بنا کر رکھا ہے اسلئے ان مہاجرینوں نے موقع پا کر اسلام پر حملے کرنے اور اس پاک اور مصفا چشمہ ہدایت کو کدرا اور گدلا کرنے میں کوئی دقیقہ فریاداشت نہیں کیا۔ ہادی اسلام اور بزرگان ملت کی ستودہ صفات ذات پر محض ہر سے ناروا اتہام باندھے جاتے ہیں کہ کسی طرح سے ہمارے دل و کہیں۔ مسلمان بادشاہوں کے عہد پر ریمارک کرتے ہوئے ایسی رنگ آمیزی کی جاتی ہے کہ دیکھنے والا انہیں معاذ اللہ ظالم۔ سفاک اور سبزدل تسلیم کرے۔ اور اس طرح ہر انکی قوم کے خلاف اپنے ہم چشموں اور ہائیوں میں جو شوم مخالفت پیدا کیا جاوے تاکہ اگر ان کا بس چلے تو وہ ان کو کچے ہی جھاڑو الین یہ ہے ہماری عام حالت ان تعلقات کی جو اس آریہ قوم کے ہمارے ساتھ ہیں۔ ایسی صورت میں یقیناً یاد رکھو کہ محض اللہ ہی کا آسرا ہے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی سعادت گتھی اور علیا چوری کا سہارا ہے جو ہم برائے نام باقی ہیں ورنہ اگر انکا بس چلے تو آج ہمارا خاتمہ کر ڈالیں۔

ایسی صورت اور ایسی حالت کے ہوتے ہوئے مسلمانوں تم ہی بتاؤ کیا سودی تحریک ہمارے لئے مفید یا بلیک۔ اور سود مند ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ قوم جو مسلمان نام کی دشمن ہے اور جس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس نام کو دنیا کے تختہ سر مٹا دیا جاوے۔ (اگرچہ وہ اس میں کامیاب نہ ہو گی انشاء اللہ العزیز) کیا وہ ہماری دوست اور بھی خواہ ہو سکتی ہے؟ کہہ ہی نہیں۔

پھر کیسی بد مذہبی اور بد بختری ہوگی ان لوگوں کی جو مسلمان کہلا کر اس تحریک میں ان آریوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تم ایسے ہی بے غیرت اور اپنے مذہب

اور مذہب کی توہین میں شرمناک شہسہ دلتے ہو تو پھر تو کوئی شکوہ اور شکایت نہیں لیکن اگر تمہاری رگوں میں کچھ بھی اسلامی غیرت اور حمیت کا خون باقی ہے تو بس آج ہی ان سے قطع تعلقی کرو۔

میرا اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ جس خلا اور بھڑدی چھوڑ دو نہیں نوع انسان کیساتھ سلوک کرنا اور جہانگ ممکن ہو شفقت علی الخلق اللہ کے قول کو مدنظر رکھنا یہ تو اسلام کا عین شعار ہے لیکن یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایسے امور میں ہم ان لوگوں کے ساتھ شریک ہوں جو ہمارے اسلام اور اہل اسلام کے لئے مضر ہوں۔ مذہبی تفرق اور عداوت جو اس قوم کو ہمارے ساتھ ہے انکی ان طویل اور پردہ ہے اور میں جانتا ہوں بہت تھوڑے مسلمان ہونگے جو اس سے ناواقف ہونگے۔ دنیوی طور پر حق پر ہم سے میر کیا جاتا ہے اور ہمارے مفاد کو کھلا جاتا ہے وہ اب چھپی ہوئی بات نہیں ایک چیلر سی بھی اگر مسلمان ہے تو اس کے لئے لاہور سے لیکر کلکتہ تک کے ہندو اخبار شور مچاتے ہیں۔ اور احمدیوں کے ساتھ تو انکی مخالفت کا سٹیم اور بھی تیز ہو چکا ہے انکی اہل وجہی ہے کہ احمدی قوم انکے نفاق کا بہانہ اب ہر بازار پر چڑھتی ہے۔ اس سودی تحریک کے متعلق بھی جب ہمارے سید و مولیٰ امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لالہ شریعت رائے نے پوچھا اور خواہش کی کہ وہ اپنی جماعت کو انکے ساتھ جلسہ میں شریک ہونے کی اجازت دیں تو انہیں صاف جواب ملا کہ ہم اس میں شریک نہیں ہو سکتے تمہارا ہمارا ملاپ ہی کیا تم ہمارے مذہب کے دشمن ہمارے دشمن علاوہ ہیں یہ تحریک محض تقسیم بنگال کے سوال کے اور کچھ نہیں کہہ کر گزیر یہ نیک بختی اور ملکی خیر سگالی پر مبنی نہیں بلکہ اس میں بغاوت کی مولیٰ ہے اس قسم کا جواب جب انہیں دیا گیا تو اپنا سامنے لیکر چلے گئے۔ اور انہوں نے وہ جلسہ جسکے لئے تحریک کرتے تھے آجک نہیں کیا اس تحریک کے بعد اگر کوئی جلسہ ہو تو وہ اس کا نتیجہ سمجھا جاوے گا۔ اب ان کے سالانہ جلسہ پر جو دسمبر کی آخری تاریخ میں ہوتا پینڈت پورنا مندر نے ایک نیک سودی تحریک پر دیا تھا اور اس میں پہا کے جمع شدہ سکھوں اور زمینداروں اور دوکانداروں کو اکسایا اور ابھرایا تھا کہ تم ملکی اشیاء کی قدر کرو۔ اور ولایتی چیزوں کے استعمال کو ترک کرو ورنہ حلف اٹھاؤ لیکن وہ خالص سودی جلسہ نہ تھا۔ میری غرض اس

امر کے اظہار سے کہ قادیان کی سلج نے پورہ سودی جلسہ علائقہ نہیں کیا اور ان کی تجویزین اندرونی منصوبوں تک ہی محدود رہی ہیں یہ ہے کہ انہوں نے دراصل ایک جال چلی تھی۔ اور احمدی جماعت کو بدنام کرنے کی ایک تدبیر سوچی تھی۔ لیکن احمدی جماعت محض خدا کے فضل سے انکی اسی جال میں نہیں پھنسی تو انکو اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ علائقہ جلسہ کریں اگر انکی غرض محض نیک بختی اور ملکی اور قومی بہلائی تھی تو اسی امر کی کیا حاجت تھی کہ احمدی قوم ضرور ان کے ساتھ شریک ہو اگر وہ نہیں ہوتی تھی تب بھی وہ اس جلسہ کو کر لیتے کیا وہ اپنا مذہبی جلسہ ہم سے پوچھ کر کرتے ہیں؟ کہہ ہی نہیں بلکہ جیسے اس جلسہ میں ہمارا دل دکھانا اور ہم کو نقصان پہنچانے کی تجاویز کو ملحوظ رکھنا ان کا کام ہے اس طرح یہ سودی تحریک کا جلسہ تھا۔ سودی تحریک کو یہ ملک کی بہتری اور بہلائی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں تو بہتر ہے پہلے اپنے گروں سے تمام ولایتی غی ہوشی چروں کو باہر پینک دین۔ اور اسباب کو جلا دین یہہ تماشا ہم بھی دیکھ لیں گے مگر نہیں یہ کبھی نہیں کریں گے اسلئے کہ غرض یہ نہیں ہے۔ اس مطلب مسلمانوں کو بدنام کرنا ہے۔ اسلئے مسلمان عموماً اور احمدی خصوصاً یاد دہین کہ وہ کبھی ایسی تحریکوں میں شامل نہ ہوں۔ انکو ضرورت نہیں کہ وہ ایسی غیاء حرکتوں میں حصہ لیں۔ انہیں خدا کا خاص فضل ہے جیکر انکا ایم گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد میں پیدا ہوئے پر ناز اور فخر کرنا ہے۔ تو میں کسی اور کیساتھ کیا واسطہ؟ میں مفصل اور مدلل طور مختلف تہذیبوں میں اس تحریک کی برائیوں سے قوم کو آگاہ کروں گا بالفعل یاد رکھو ہمارے حضرت اس تحریک سے سخت بیزار اور اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی بھی احمدی پسند نہیں کر سکتا کہ اس کام میں حصہ لے جو اسکے آقا و مولیٰ امام کے مشلہ کے خلاف ہو۔ مسلمانوں کیلئے اس تحریک میں شریک ہونا سخت مضر اور مخوس ہے پس ہر شخص جو اس مضمون کو پڑھ اسکا فرض ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو آگاہ کرے۔ یہ تحریک پولٹیکل تحریک ہی جسکے تبلیغ خطر ہیں۔ انکے نمبر میں میں اس پر اور بھی کھول کر بحث کروں گا۔ کہ اس تحریک میں شامل ہو کر مسلمانوں پر کیا کیا برے اثر پڑیں گے۔ انکے مذہب ان کی زبان ان کے اخلاق اور انکی تجارت پر اس کا برا اور ہلکا اثر ہوتا ہے۔ اسلئے اس سے پرہیز کرو۔ مسلمان اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اس وقت اپنے بہائین کو اس مخوس تحریک کی مضمون کا گاہ کر



# موج صلی بڑا

اس کی تعریف ایک معتبر مستند پرائی کتاب میں اس طرح کہتی ہے۔

”موج صلی پاک کے کھانے سے بدہضمی - گولا - ذیابیطس - جریان - بواسیر - دترہ - کھانسی - پھوڑا پھنسی - تپ دق - یرقان - انبیا - رقت سریت ..... کثرت ..... ضعف بصارت ہر سہ اخلاط کی امراض - نامردی - عورتوں کی امراض متعلقہ حیض - امراض چھاتی - سوزک - اقتباس بول پھری - اہلدا - کمزوری - دہلاپن - وغیرہ امراض دور ہوتے ہیں - رنگ و روغن نکھرتا ہے - جوانی میں ہی سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں - عورتوں - مردوں کی تمام امراض متعلقہ دیر یہ کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے - اس کے برابر دیر یہ (منی) کو بڑھانے والی

## دنیا میں کوئی اور چیز نہیں ہے

ہمارے تجربہ میں جریان - سرعت - رقت وغیرہ کے واسطے از حد مفید ثابت ہوا ہے - جاڑے میں جس نے ایک کا بھی استعمال کیا - سال نہر تندرست - بہادر اور قادر رہا - طاقت حسب خواہش پیدا ہوتی ہے - بلندی تمام امراض دور ہوتے ہیں - منی کو گاڑا کرنے اور بڑھانے والی اس کی برابر دوسری چیز بہت کم ملے گی - قیمت پانچ روپیہ فی سیر - عصارہ فی پاؤ۔

ٹھاکر دت شرما وید - ایڈیٹر طبی اخبارات دیش اپکارک فیملی ڈاکٹر - مالک دیش اپکارک اوٹھرہالیہ لاہور

## سچے کو ہمیشہ احرار ہے

کارڈ آنے پر نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے

حب بھائی کے استعمال سے کمی قوت باہ - دماغ کی کمزوری - خون کا کم پیدا ہونا - بدن کا کال رہنا - پٹھو کی کمزوری - بھوک کا کم لگنا - دماغی محنت کرنے والوں کی واسطے قیمت میں بے بہا ہیں - قیمت دو روپہ فی سیر  
طلا طلسمی - یہ طلا ان شخصوں کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو زائل کر چکے ہیں خواہ کسی عادت یا عیاشی یا زیادہ لکھنا پڑا  
تندیس - صرف سات یوم کے استعمال سے انتشار اللہ بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت چار روپہ فی سیر  
جو ایک آدمی کے واسطے کافی ہے اس کا نمونہ نہیں جاسکتا -  
بخل مراد یہ وہ اعلیٰ قسم کی گھٹائی ہے جو مشک غبر و سیدہ جات و مقویات مرکب طیار کی جو چند روز میں اپنا اثر دکھاتا کر بدن کو قوی کر کے باہ و دماغ و دل کو از حد قوت بخشنے خون صالح پیدا کرتی ہے  
بلس خورد ایک روپیہ بلس کلان دو روپیہ - عین روپیہ کے خریدار کو مھولہ ایک صاف -  
سر سیلانی - یہ سیر مراد امراض چشم کا جانی دشمن ہے جس کے چند روزہ استعمال جان و پھولاد و ہندو غریب شیم بہال - اکھنڈ  
پانی بھناکی بصارت - نافذ و غیرہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے و انبیاش ہر سو کیے - قیمت فی شیشی ایک روپہ  
سنون (ان) درد دندان سوزون کا پھولاد و دانٹوں کا لہنا - دانٹوں میں کیر لگنا - دانٹوں کا درد و ہولنا  
دانٹو کا سیاہ ہو جانا - گندہ دہنی کا ہونا - غرض اس کے استعمال سے یہ امراض بہت جلد دفع ہو کر  
دانٹو شل گوہر آبدار صفا ہو جاتے ہیں قیمت فی بکس ۴۰

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلبٹ ضلع دہلی

## ہندوستان میں ایک لاشانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ بھارت بھیم کمپنی لاہور ہندوستان بھیم میں ایک لاشانی کمپنی ہے  
مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اس کا کل انتظام دسیوں کے ماتھے میں ہے (۲) اس کا کل  
دسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جسے اس ملک تجارت کو فروغ دیتا اور ملک  
کو بچھڑتا ہے - (۳) دسیوں کے ماتھے میں انتظام ہونے کی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ  
دوسرے غیر ملک کی کمپنیوں کے مقابل میں بالکل کم ہے اور اسلئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم  
بنیاد پر قائم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں ان کے پس ماندگان کو بلا حیل و  
حجت کے فوراً ہیہ کار و پیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام بلیک کمپنی کی خوشحالی اور خوشحالی  
سے واقف ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی  
باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بھیم کرنا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مد نظر رکھیں گے تو  
وہ قایل ہو جائیں گے کہ اسے اپنی زندگی کا بھیم سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی میں نہیں کرنا چاہیے  
آج وقت ہے کہ آپ محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بن کر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزوں کے  
لئے ایک محفوظ رقم چھوڑ جائیں گے انتظام کریں ہماری کمپنی پر اسپیکٹس کا سرکاری مطالبہ  
ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قائل کر دے گا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھ کر  
پر اسپیکٹس کمپنی کی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہنچ جائے گا۔

گیان چند نیچر و ایکچواری یا در خواستین بنام لاجپت رائے ساہنی

سکرٹری بھارت بھیم کمپنی لمیٹڈ لاہور سونی چائین



قیمت فی شیٹی ۷۰، محصورہ لاک ۴۰

قیمت فی آبرق کلان ص. محصول طراک ص.

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بھار کو کا بنایا ہوا

نمک لیمائی

جسکو کہ کیل اگز امین اور کسٹری ایل سکول لندن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر  
آر کرپر صایف سی ایس۔ اے۔ آر ایس۔ ایم نے جانچ کر ٹریفک عطافرایا ہے

یہ نیک سلیمانی اسدھن معدہ شلگی اشتہا پیٹ کا درد۔ نفخ۔ کھٹی یا چٹھی موی ڈکار وں کا آنا۔ غذا کا پورے طور سے ہضم نہ ہونا۔ یا اس کی وجہ سے جو بیماریاں مثل اسہال۔ سرخش۔ سودہ۔ سفیدی۔ بواسیر۔ قبض وغیرہ آگے ہوتے ہیں۔ ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے۔ امشکائی کہانسی یا دمہ۔ جو غذا کی پورے طور پر ہضم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے۔ کشتیانہ یا دمہ شیب۔ ریاحی دمہ وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کر دیتا ہے۔ چونکہ یہ نیک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں کو دور بیا ریوں کو دور کر کے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اس لئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا کو بے طور سے ہضم ہو کر معمولی زاید خون حاصل ہوتا ہے۔

ہزاروں میں سوتازہ سٹیفٹ

جناب عزیز الدین احمد صاحب مچی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴۔ نومبر کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپ کے لنگ سلیمانی کو بہت مفید پایا مہربانی فرما کر ایک پیشی اور بذریعہ ویلو پوسٹ روانہ فرمائے۔

جناب حاج حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امر کوٹ سندھ سے تیرہ نومبر ۱۹۰۷ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے لنگ سلیمانی کا تجربہ بہت شہرہ نے کیا ہے برابر مہر میں پراکیر کا حکم رکھتا ہے۔

جناب مولوی عبدالعزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر علی پور متعلقہ انجمنی ہسپتال تباریخ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے اعجاز نما لنگ سلیمانی نے عجب اثر دکھلایا۔ چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہو گئیں خداوند کریم آپ کو اجر خیر دے میں اسکی بھی تصدیق کروں گا کہ آپ کا لنگ سلیمانی قوت فریبی بدن و کاحمہ کے لئے بھی اتنی ہی نظیر ہے مہربانی فرما کر ایک پیشی بہت جلد بذریعہ ویلو پوسٹ ایسل بھیج کر ممنون فرمائے۔

بہت جلد بدرگاہِ دیوبند پہنچے۔

ملف کا تہہ انہوں نے سنگہ بہار گونجیہ کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گاؤ گہاٹ شہر بنارس

عمدہ مفید و بحسب اور نصیحت آموز کتابیں


شاہی خانہ آبادی - ۴۰ - محبہ میں ہزار کتابیں ختم ہوئیں یہ دوسرا ایڈیشن ہے قیمت ار  
انیس خلوت - (عورتوں کی کوئٹہ اور کیسا بڑا دیکھا جائے) ار - دوستی ار - راستی تعصب ار  
پانی (استعمال کا طریقہ اور اس کی شناخت) ار - فرض ار - شراب خانہ غراب ار - عیافی ار  
طرح بند ہوئی ہے قیمت ار - نوکری اور اوسکا فرض ار - مان باپ کا استاد ار  
وقت اور محنت ار - علاج الطاعون (مفصل حالات ۲۸ بابین درج ہیں) ۲ -  
نفسگو ۲۶ طریقوں مختلف لوگوں بات کرینیکا بیان ۲ - معلم - نوع لوگوں کے لئے مفید نصیحتیں اور  
ہر مومالی کا ہر نیکار اچھا طریقہ ۲ - تقدیر بازی ار - خانہ داری ار - اکثر حقیقت ۲۰ -  
ملنے کا پتہ کہ فیہ سلیمانی پریس محلہ گائے ہاٹ شہر مبارک -

انوار احمد یہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکن کے اہتمام میں چھپ کر شائع ہوا

مفت

مفت

۵۰ هزار ریال بطور نقد مفت



نمونہ کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھنا کر پچاس ہزار ہو گئی یہ دھرم ہے جو پانچ سال سے قریب ہر حقہ میں اس کے خریدار موجود ہیں ڈاکٹرین اور کمیون و میسین اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جنکے نتائج کرنے کے واسطے ایک کتاب کا مجموعہ کار ہے مفید ہونیکا اس کے زائد اور کیا ثبوت ہو گا کہ دھرم سے صرف ۱۸۱- دوسرے تک ۳۰ ہزار پریو کی لوگوں نے شکوائیں۔ اس پر تجربہ کے بعد یہ فیصدی کی فراہمات آجلی میں اور یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ فیصدی غیر صاحب کمال کا عملیہ اور انہیں کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے تاکہ ہر کوئی مرض ایسا نہیں جیسے دس بیس مار تجربہ نہ ہوا ہو ہر مرض میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ ابتدائی نزول مادیں اگر کسی سرمرہ سے فائدہ حاصل کیا ہو تو اسی سرمرہ نے سونہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر متفق ہو گئے ہیں کہ نزول مادیں کا سوا قرح کے اور کوئی علاج نہیں۔ جالا۔ پول۔ دیند۔ عمار۔ سیل۔ پانی جانا ٹیلا۔ خارش۔ موتیا بندہ تھائی۔ سرخی۔ ناخنہ وغیرہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے جڑے پکڑے بھارت بڑا نامہ علم طور پر اس کے استعمال عینک کی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگائے تو انارڈ مرض کیلئے الکیہ ہے۔ ایکٹو انٹر سال بہر سے زائد کے لئے کالی ہے ہر حقہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت، تاجروں و دوا فروشوں اور ڈاکٹروں کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے اور قواعد ایسی درخواست آنے پر روانہ کیے جائیں گے۔ دریافت طلب اور کیلئے جو مالی کاغذ یا حکمت آنا ضروری ہے۔ غذائیات و میوہی اس شکوے پر جانین کا اطمینان ہو گا۔ محصول وغیرہ ذمہ خریدار بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمرہ خاکی کی فی تولہ ۸۔ سرمرہ سیاہ بھری فی تولہ ۸۔

کم خرج بالانشین

منہ سوتلی شگی اور شروع اور  
کا ہی اندھا مکھیا جی جو سستور

کیا سب نجات عہد تحفہ پر اور خوش فہمی میں یہاں کے چابک دست کاری گروں نے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل  
شرعی معلوم ہوتے ہیں اور پائیداری میں نور بخشی کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک مرتبہ منگا کر ملاحظہ تو فرمائے۔  
قیمت فی تہان قسم اول طول ۱۰ گز عرض ۵ گز ۱۰۰ قیمت فی تہان قسم دوم طول ۱۰ گز عرض ۵ گز ۱۰۰ اگر عرض  
جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام فوجی کارخانہ سمرہ نور کا کوئی ضلع کہتو ہونی چاہئے  
المستقر محمد اسحاق علی مالک منگرا خانہ سمرہ نور کا کوئی

نئی شرط

ہر خانہ نے شہزادی دہو کہ سے بچانے

ہر کارخانہ نے استہاری دہو کہ سے بچانے  
 آنے پر روانہ کیا جاوے۔ سمرہ سلیمانی  
 کی تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوست کارٹو  
 یہ سمرہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے چند  
 کے استعمال سے جالہ بھولے۔ دہند۔ آشوب چشم بڑھ پالے۔ آنکھوں پانی بہنا۔ نزول الماد وغیرہ کو فوراً دفع  
 کرتا ہے اور آئینہ عروہ کیجئے۔ بعد طلب کرنا قیمت فی تولہ ۸۰ سنوں وندان جس کے استعمال  
 سے عوارض خواہ مسوڑھے کا کیسا ہی بیتاب کردہ درد ہو یا مسوڑھ ورم کر گیا یا دانتوں سے خون  
 جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جب امراض دفع ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہیں قیمت فی بکس ۱۴  
 پوٹور بال صفا۔ یہ پوٹور دیگر پوٹوروں کی طرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جاسے  
 مستعمل نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ میں خارج کر دینا اسی کا کام ہے قیمت فی تولہ یا خوردار  
 المشتر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین لکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی رشتہ روح عطیات

کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ لغت آنر کار  
کارخانے کثرت سے ہوئے ہیں بلحاظ قدمت  
ب اسے ترقی دی گئی ہے اور عطر و دیندنیوں کی کمالات  
معنائی تیار کئے جاتے ہیں اور خوش حالگی کے کارخانہ  
غلام دیتا ہے۔ شاہین بطور نوٹہ مزدور طلب کریں۔  
اقم محمد عبداللہ وسعد اللہ تاجرن عطر فروج

کارخانہ عطر و حلت افزا نسیم

۱۲	عنه تک	شکستہ	۸
۱۶	" "	دست	۱۶
۱۶	" "	پانداری	۱۶
۱۶	" "	جن	۱۶
۶	" "	ناگرتیل	۸

مغز قیمت نکلوانے سے یہی جاوے گی۔

المشاكل بحولها في زنت انراشع منج -



# الحکم کی ایک ہزار کاپی مفت

بکوشیدے جوانان تابدین قوت شود پیدا  
بہاوی اندر روضہ ملت شود پیدا

میں نے بار بار ظاہر کیا ہے کہ حضرت جنتہ اللہ مسیح  
میرود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو مختلف شاخیں ہیں  
اور ان کے لحاظ سے آپ کے دو مختلف کام - مسیح  
موجود کی حیثیت سے آپ کا کام کس صلیب ہے  
اور مہدی مہدی کی نسبت سے آپ کی بعثت کی  
غرض اندرونی مفاسد کی اصلاح اور علی اور  
اعتقادی اور عملی کمزوریوں کو درست کرنا ہے۔  
کس صلیب کے لئے میگزین کام کرنا ہے اور  
اندرونی اصلاح کے لئے آپ کا یہ قومی خادم  
الحکم نرسال سے حتی المقدور سامعی ہے اور  
خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ تین سال سے اس کا  
ایک اور بازو بندر بھی پیدا ہو گیا ہے۔ کس صلیب  
تعلیم کے لئے میگزین کے لئے میگزین کے  
معاونین کا پیدا ہونا یوں تو خدا تعالیٰ کے فضل  
پر وقوف ہے مگر جب تک اندرونی اصلاح کا  
دائرہ وسیع نہ ہواں معاونین کا حلقہ وسیع نہیں  
ہو سکتا اس حیثیت سے ایک سلطنت استعارہ  
کے طور پر مین کہ سکتا ہوں کہ مسیح موجود کی راہ  
صاف کرنے کے لئے یہ اردو پرچہ ایلیا کی  
حیثیت سے کام کر رہے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں  
کہ بامصنوع قوم ان مفاد اور منافق کو جو الحکم  
کے ذریعہ اسے نو سال میں اور بدر کے ذریعہ  
تین سال میں پہونچے ہیں مہوں کر چکی ہے لیکن  
ابھی تک تین لاکھ کی جماعت اردو کے دو  
اخباروں کی کافی اشاعت کا انتظام نہیں کر سکی  
جن میں سے ایک نو سال سے جاری ہے  
یہ حق واجب قوم پر ہے اور قوم ہی کے فائدہ  
کے لئے ہے۔

مجھے بعض اوقات پتہ کہ کونسوں ہوا کرتا ہے  
جب ایک شخص حکم خریدا کرتا ہے تو لکھتا ہے کہ بندہ  
بندر دوسری بجائے الحکم جاری کر دیا الحکم  
بندر دوسری بجائے میگزین جاری کر دیا۔ یہ  
کوئی خوبی کی بات نہیں بلکہ انہوں نے ناگ امر ہے  
اسکی ایسی ہی مثال ہے کہ دوسرے کا چندہ بندہ کے  
لنگر میں دیا جاوے یا لنگر کا بندہ دیا جاوے  
اور دوسرے میں دیا جاوے۔ ایک نیکی کے کام کو  
چھوڑ کر اگر دوسرا اختیار کیا تو کیا کمال کیا کمال  
یہ ہے۔ کہ سارے شعبوں کی تکمیل ہو پس آئندہ  
کے لئے دفتر الحکم کے لئے انتشار شدہ پابندی کر

کہ کوئی ایسی درخواست آوے کہ قادیان کے  
کسی دوسرے اخبار کو بند کر کے وہ الحکم خریدی  
تو اس کے نام پر گزیر چرچہ جاری نہیں کیا جاوے  
گا۔ اور اسی اصول کی پابندی کے لئے میں اپنے  
عزیز اور محترم معام بن بدر میگزین کو توجہ دلاتا  
ہوں۔ یہ ایک الگ امر ہے کہ ایک شخص پہلے سے  
کسی اخبار کا خریدار نہیں اور وہ اپنے لئے کوئی  
ایک اخبار خریدے لیکن ایک کو بند کر کے دوسرا  
خریدنا یہ مستحسن امر نہیں ہے۔

اس کے بعد میں ایک ضروری امر کی طرف قوم  
کو توجہ دلاتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ شائع  
کی پہلی سہ ماہی میں اسکا پورا انتظام قوم کے  
اہل دل افراد کر سکیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ  
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور اشاعت کے  
دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے الحکم کی ایک  
ہزار کاپی مفت تقسیم کروں۔  
اور یہ سلسلہ کم از کم دو سال کے لئے جاری رہے  
جاوے۔ اور سال بہ سال ہم مزید اسکی تجدید  
ہو۔ یعنی پہلی سہ ماہی میں جن لوگوں کے نام اخبار  
جاری رہے دوسری سہ ماہی میں انکے نام بند  
کر دیا جاوے۔ اور پھر اور نئے اصحاب کو سلسلہ  
کی اطلاع دی جاوے گا یا دو سال کے اندر  
۸ ہزار آدمیوں میں یہ تبلیغ پہونچے اور اگر بالو  
دس آدمی ہی ایک اخبار کو پڑھیں گے تو یقیناً  
۸۰ ہزار آدمیوں میں یہ پیغام پہونچ جائیگا۔  
اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید کی جاتی  
ہے کہ اگر ۲۵ فیصدی لوگوں نے اس طریق پر  
خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول کو شناخت کر لیا  
تو بیس ہزار روحیں انکا کی نعمت سے بہرہ  
ہیں اور پھر ان کے ذریعہ سلسلہ کی اعانت اور  
اشاعت کے دائرہ میں اور بھی وسعت کی توقع  
کی جاتی ہے۔ اسوقت یہ ایک خیالی تخمینہ اور  
تجویزی بات کہی جائے گی۔ مگر میرے دوستو!  
آخر یہ ساری جماعت باہری سے آئی ہے  
اور کسی نہ کسی رنگ میں اس تک تبلیغ پہونچی ہے۔  
اولا اسکو خیال ہو سکتا تھا کہ اتنی جماعت ہو  
جائے گی۔

بہر حال بات کچھ بھی نہیں اگر ہمت کرو  
اور اس کا حیرت منب سعی کرو یقیناً یاد  
رہے کہ اگر تمہاری متفقہ سعی اور توجہ سے دو  
سال کے اندر بیس ہزار نہیں بیس وچھین  
پہونچ جائیں تو بڑی بہاری کامیابی ہے  
یہ کام قوم کی متفقہ سعی اور ہمت کو چاہتا ہے  
ان ایک ہزار مفت تقسیم ہونے والے اخبارات  
کی قیمت صرف ۵۰ سالانہ دی جاوے گی۔

جو سب ادنیٰ شرح ہے۔ چونکہ اس شرح پر  
محض اسلئے اخبار دیا جاتا ہے کہ اکثر اصحاب زیادہ  
قیمت دیتے ہیں اور وہ بیسی ادھر مگر اسکو گرم  
دور کو سکر اللہ مال کو قایم رکھتی ہے اسلئے  
یہ بھی ضروری ہوگا کہ جدید خریدار باج روپیہ  
سالانہ شرح کے ہی ہم پہونچائے جاویں۔

عرض  
میں ایک ہزار مفت الحکم شائع کرنے کے لئے  
قوم کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ ۳۱۵۰  
مارچ ۱۹۵۵ تک ایک ہزار خریدار  
کی قیمت دفتر الحکم میں پہونچیں تاکہ یہ سلسلہ  
جاری کیا جاوے۔ میں یہ التزام ہی رکھوں گا  
کہ ہر ایک ہفتہ جب قدر قیمتیں اس میں ہوں  
ہوئی اسقدر مفت اخبار جاری کر دیا کروں گا  
اور الحکم میں ان اسماء کی فہرست  
بھی شائع ہوتی رہے گی جنکے نام اخبار مفت  
جاری ہوگا۔ اس طریق سے الحکم کی اشاعت  
پر بھی ایک غیر معمولی اثر ہوگا۔ پس آپ اگر  
حضرت حجتہ اللہ مسیح موجود کی تبلیغ اور اشاعت  
کے دائرہ کو وسیع کرنے کے خواہشمند ہیں  
تو آپ اس مفت اشاعت کے سلسلے میں جس  
قدر اخبار آپ مفت جاری کر سکتے ہیں۔ ان کا  
چندہ پہونچائیے۔ عین لاکھ کی جماعت میں ایک  
ہزار اخبار مفت کی اپیل بہت ہی کم ہے  
اور یہ ایسی تلیل تعداد ہے کہ اگر خریدار ان الحکم  
ہی ایک ایک اخبار کی قیمت پہونچیں تو ایک  
ہزار جاری ہو سکتا ہے تا بد بیکر ان چندہ  
بہر حال امید کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں عالی  
ہمت اصحاب مجھے خاص طور پر مدد دیں گے۔  
یہ یاد رہے کہ یہ ایک ہزار اخبار بالکل غیر

احمدیوں میں پہونچے جاویں گے جن میں طلباء مدارس  
اور ایسے لوگ انتخاب کئے جاویں گے جو حیات  
کی آزادی کا مذاق رکھتے ہیں۔ اور نئی روشنی  
کے اثر سے متاثر ہیں اور ایسا ہی بعض لائبریرین  
اور ریڈنگ روم بھی منتخب ہوں گے۔ یہ کام  
ہر شخص کے لئے ایک مددگار یہ کام کرنا ہے  
اور اس غرض کے لئے سال بہ سال ۱۲ لاکھ کوئی  
بڑی رقم نہیں جو روزانہ حیثیت میں ایک  
دھیل لاپی نہیں ہو سکتا پس

بکوشیدے جوانان تابدین قوت شود پیدا  
بہاوی اندر روضہ ملت شود پیدا

## دارالامان میں طبع کا آخری ہفتہ

(۱) دارالامان میں طبع کا آخری ہفتہ  
کا ہفتہ ہوتا ہے مگر اس سال ہفتہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی  
تاریخ میں ایک عجیب و غریب انداز یا دیگر ہفتہ ہوگا۔ اسلئے  
کہ اسی ہفتہ میں دارالامان بن اشاعت اسلام  
کے متعلق ایک لائبریری اور ایسی طریق کی تجویز ہوئی۔  
جسکا کسی قدر یہ الحکم کے ناظرین کو اشتہار الوصیتہ  
کے پڑھنے سے لگ جائیگا۔ اس کے متعلق تفصیلی  
حالات آئندہ وقتاً فوقتاً شائع ہونگے۔  
(۲) اسی ہفتہ میں ایک اہل قابل قدر تجویز ہوئی  
جو بجائے خود سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک  
زیر صفحہ ہوگی وہ مدد تعلیم اسلام کی اصلاح  
کی تجویز ہے۔ ناظرین الحکم گذشتہ اشاعتوں میں چرچہ  
کچھ تھے کہ حضرت اقدس کی توسل سے اس اصلاح  
کی طرف ہوس رہی ہے آپ چاہتے تھے اور چاہتے ہیں  
کہ ایسا انتظام ہو کہ ایسے نوجوان اس سکول سے نکلیں  
جو اپنی زندگیاں خدمت و اشاعت اسلام کے لئے  
وقف کریں۔ احباب اس کے متعلق اپنی اپنی رائیں پیش  
کیں اور خود حضرت حجتہ اللہ مسیح موجود علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نے بھی تقریر فرمائی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا  
کہ دوسرے کیساتھ ایک دینیات کی جداگانہ شلخ  
کہولنے کی تجویز کی گئی۔ اور مدد تعلیم اسلام کے  
دو طالب علم غلام حسین اور عبدالرحمن نے  
اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کیں انکی  
درخواستیں جواہنوں نے حضرت اقدس کے حضور  
پیش کیں آئندہ شائع ہونگی۔

مدد کے اخراجات اور دیگر خدائی ضرورتوں کو  
قوم کے سلفے پیش کیا گیا۔

(۳) یہ ہفتہ اسوجہ سے ہی سلسلہ کی تاریخ میں آیا  
یا دیگر ہوگا کہ ہشتی مقبرہ کا باقاعدہ افتتاح ۲۶ دسمبر  
کو ہوا۔ جبکہ سلسلہ انون کے دیگر مولوی عبدالکریم  
رضی اللہ عنہ کو اس مقبرہ میں منتقل کیا گیا۔

(۴) یہ ہفتہ اس لحاظ سے ہی پہلا ہفتہ سلسلہ کی  
تاریخ میں ہوگا کہ اس میں سلسلہ کے متعلق باقاعدہ  
ضلع وار گٹیاں بنانے کی تجویز حضرت حجتہ اللہ کے  
بالمواد قوم کے سلفے پیش کی گئی۔ اس تجویز پر سب  
ایانہ خوشی الحکم کو ہے کہ وہ عرصہ چلا رہا تھا کہ ایسی  
گٹیاں بنائی جاویں محمد اللہ اب اسکا وقت آگیا۔  
اور باقاعدہ تقریک ہوگئی۔ اور میاں لکھو ٹکی کیٹی میں اس  
خاص میں اسوجہ قرار دی گئی۔

خلاصہ یہ کہ یہ بہت ہی مبارک ہفتہ ہے جس میں سلسلہ عالیہ  
کی اشاعت اور ترقی کے لئے عملی تجاویز سوچی گئی ہیں اور  
امید کی جاتی ہے کہ آئندہ سال بساں اس جلسہ کو زیادہ  
مفید اور خوشنہ کی سعی کی جائے گی۔



تتت  
كلما طبعها حضر امام الزمان السلام

اتقیر جعزت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 جو ۱۶۵۰ء میں پیدائش ہوئی آپ نے  
 مہمان خانہ جدید میں بیان فرمائی -

یہ امر پیش کیا تھا کہ ہماری جماعت میں سے  
ایسے لوگ طیار ہوئے چاہئیں جو اسی طور پر دین  
سے واقف ہوں اور اس لائق ہی ہوں کہ وہ ان  
مصلون کا جو بیرونی اور اندرونی طور پر اسلام پر  
ہو رہے ہیں۔ پورا پورا جواب دے سکیں۔ یہاں  
کی اندرونی بدعات اس حد تک پہنچ  
گئی ہیں کہ ان کی وجہ اور حالات سے ہتم  
کا فرض نہیں آئے گئے ہیں اور ہم ایسی کمر بستہ  
کی نظر سے دیکھ گئے ہیں کہ حال کے  
مخالف علماء کے فتوؤں کے موافق ہمارے  
جماعت مسلمانوں کے قبرستان میں بھی  
داخل ہونے کے قابل نہیں۔

اندرونی طور پر یہ حالت ہے اور بیرونی دشمن اور  
مخالف ہمارے فرقہ سے ہیں۔ درجہ مخالفت اور  
عداوت دیکھتے ہیں اور اس حد تک ہم کو اور  
ہماری جماعت کو مجر کرتے ہیں کہ گویا ہم سے ذاتی  
عداوت ہے اور کسی فرقہ سے اسی عداوت نہیں  
عیسائی پادریوں کے سینہ پر سپہاری تھوڑی سی  
سپہ آریوں کی نظر نہیں ملنے سخت دشمن ہم سے  
معلوم ہوتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے اس کے دو  
وجوہ معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ ان لوگوں کو وہ  
معلوم ہے کہ کمر بستہ ہو کر کفر اور مخالفوں کے طر  
کو دور کرنا ہمارا اسی کام ہے۔ ہم میں نفاق کا  
نہیں پایا جاتا۔ اور حقیقت میں جو شخص اللہ تع  
الہ کے لئے اور اسکی طرف سے اگر تبلیغ کرتا ہے اس  
میں نفاق ہوتا ہی نہیں۔ پس ہم چونکہ ان کی  
بین بان نہیں ملاتے اور انہما حق سے نہیں  
اور نہیں دیتے اسلئے طبعا ہم انہیں سب سے  
ہوتے ہیں اور ان کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں  
دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان کے اعمال کا  
دوسروں کے دل پر ضرور پڑتا ہے اور انسان تو انسان  
حیوانات میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ مثلاً اگر  
ایک بکری کو جسے ساری عمر میں کبھی بہڑیے  
دیکھا ہو۔ اور ایسا ہی بہڑیے نے بھی نہ دیکھا ہو  
تاہم جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو ایک  
کے دل پر وہ اثر جو ان کے تعلقات کا ہو سکتا ہے  
ضرور پڑیگا۔ اسی طرح پر یہ ہمارے مخالف فطر  
ہیں۔ کہ ہمارے غلط عقائد کا استیصال اس  
کے ذریعہ ہوگا۔ اور اسلئے وہ فطرتاً ہمارے

ہوئی الحقیقت یہ ہے کہ جو انسان  
بازل ہو تو اسے اس کا اثر سب پر پڑتا  
یہ دل اور کافر بھی اس اثر کو محسوس کرتے  
اور ایسا ہی نیک طینت اور سیدہ انطوت بھی  
اثریت متاثر ہوئے ہیں۔ چونکہ اس کی غرض  
یہ تھی اصلاح ہوتی ہے ایسے ان بدیہوں کے  
اسکی مخالفت کو ضرور اچھتے ہیں۔ پھر ہم مخالفت  
یوں کر بچ سکتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے  
 اور آپ نے دعوت کی تو جب قدر مخالفت  
 آپ کی گئی اور جب قدر کہ آپ کو دیکھے  
 گئے۔ کسی جو بڑے پیغمبر کو نہیں دیکھے  
 گئے۔ خود آپ ہی کے زمانہ میں جو بڑے  
 پیغمبر ہی اور بڑے ملوک کوئی بنا سکتا ہے کہ میلہ کذاب  
 اور اسوہی کی بھی اس قسم کے دکھ دیئے گئے۔ اور  
 یہی وہی دینی ہی مخالفت کی گئی۔ بن سچ کہا ہوا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دکھ دیا کہ اگر ہم  
 کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ بیان کریں  
 نہ الفاظ مل سکتے ہیں کہ انکی تفصیل پیش کریں۔  
 آپ کے مقابل جو بڑے نبیوں کو کوئی دیکھ نہیں  
 گیا اسکی وجہ کیا تھی؟ یہی کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی نسبت فطرتاً دنوں پر چمپ گیا تھا کہ یہی  
 شخصیت اس قدر اور دعوت کو جو اس وقت پہل  
 ی سے دو کر دیا۔ اور آخر وہ ہو کر رہا۔

سید طرح پر آج ہماری مخالفت کی جاتی ہے۔ یہ  
 ہمارے مخالف طبعاً یقین کرتے ہیں کہ ان کے  
 مطلق عقائد کا استیصال ہمارے ہی ماتمہ کی  
 ہوگا (امید الہی اللہ بنصرہ العلیہ) اسلئے وہ  
 نظر ثانی ہماری مخالفت کرتے ہیں اور ہمارے دیکھ رہے  
 ہیں کوئی کمی نہیں کرتے مگر ان کے یہ دیکھ رہے  
 ہیں کہ انہیں ہمیں اپنے کام سے نہیں روک  
 سکتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اگرچہ ہم بہت ہی عزت  
 ہیں اور اندھا ناس کے سوا ہمارا کوئی ہی نہیں اور  
 وہی ہمیں پس ہے۔ ہمیشہ ہمارے خلاف یہ کوشش  
 کی جاتی ہے کہ جب اور جس طرح کسی کا پس چلے اس  
 تو پڑی ہی تو م کو نابود کر دیا جائے یہ تو اللہ ہی  
 کا فضل ہے کہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے ورنہ  
 مخالفت کی تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی میری مخالفت  
 مفاد مسکرسے تو اندرونی مخالفت اس سے سازش  
 کرتے ہیں اور اسکو ہر قسم کی مدد دیتے ہیں اور اگر کوئی  
 اندرونی مخالفت حملہ کرے تو میری دشمن اس سے  
 آگے ہیں اور ہر سب ایک ہو کر مخالفت میں آگے  
 ہیں + ان ساری مخالفتوں بعد ازلوں کو میں  
 دیکھتا ہوں اور برداشت کرتا ہوں اور مجھے یہم  
 سب بے حقیقت نظر آتی ہیں جب خدا تعالیٰ

کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں چنانچہ اس کا  
 ایک وعدہ یہ ہے جو پچیس برس ہوئے اشاعت  
 پاچکا ہے۔ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے۔

یا عیسیٰ ابی متوفیات و رافعات  
ابی و مطهرک من الذین کفروا  
و جاعل الذین اتبعواک فوق  
الذین کفروا ۱۲ الی یوم القیامۃ  
یہ وعدہ بتاراج ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے مسکرون کو  
میرے متبعین پر غالب نہیں کرے گا بلکہ مغلوب  
ی رہیں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقہ  
لوگ اس فرقہ حقد کے مخالف ہیں خواہ وہ اندونی  
ہوں یا بیرونی۔ مغلوب رہیں گے۔

پس اس وعدہ الہی کو دیکھ کر ساری مخالفتیں  
اور عداوتیں بیخ نظر آتی ہیں۔ اگرچہ ہم مطمئن ہیں  
کہ یہ وعدے پورے ہوں گے اس لئے کہ اللہ کو تو  
اور اس کے وعدے سچے ہیں۔ وہ پورے ہو کر  
سچے ہیں۔ کوئی انسان ان کو روک نہیں سکتا  
دنیا جائے اسباب ہے۔ اس لئے اسباب  
کام لینا چاہئے۔ دنیا میں لوگ حصول  
مقام و منصب کے لئے سعی کرتے ہیں اور  
بے رنگ پر ہر شخص کو شش کرتا ہے

دیجیو ایٹ کسان کی خواہ کسی ہی عمر و زمین ہو۔  
آب پاشی کے لئے گنواں ہی ہو لیکن پھر بھی وہ  
تردد کرتا ہے زمین کو جو تباہ ہے قلبہ رانی کر کے اس  
میں بچ موالتا ہے پھر وہی آب پاشی کرتا ہے حفاظت  
اور نگہبانی کرتا ہے اور نہایت کوشش اور محنت کے  
بعد وہ اپنا حاصل حاصل کرتا ہے اسی طرح پھر  
کے معاملات میں دنیا کے ہوں یا دین کے محنت  
مہارت اور سعی کی حاجت اور ضرورت ہے۔

انحضرت کی وفات کا اثر یہی جماعت  
اور اہل حدیث و اسلام میں جب کہ اللہ لو  
کے محض فضل و کرم سے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کو وہ  
قدسی عطا ہوئی کہ جس کے قوی اثر  
نیز ارون بااختصاص اور جان شارسلم  
پیدا ہو گئے۔ آپ کی جماعت ایک ایسی  
اقبال قدر اور قابل رشک جماعت تھی  
کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہیں ہو  
سکتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی اور  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ میں  
اس امر کے بیان کرنے میں سرگز

مباحثہ نہیں کیا بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جماعت  
جس مقام اور درجہ پر پہنچی ہوئی تھی اسکو  
طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے۔ ہمارے مخالفین  
اور دوسرے فرقے اگرچہ ہمارے مخالف ہیں  
وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس بیان میں ہم نے

کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت تو آپہ  
 شرع پر کچھ فہم تھی کہ وہ حضرت موسیٰؑ کو پتھرو  
 کرنا چاہتی تھی۔ بات بات میں سرکشی اور ضد کر  
 بیٹھتے تھے۔ توریت کو بڑھو تو معلوم ہو جائیگا کہ ان  
 کی حالت کیسی تھی۔ وہ ایک سنگدل قوم تھی۔ کیا توریت  
 میں انکو روضی اللہ عنہم کہا گیا ہے ؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ  
 دہان تو سرکش طیڑسی۔ شرع وغیرہ کی کتاب ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت وہ اس سے  
بدتر تھی جیسا کہ انجیل میں معلوم ہوتا ہے خود حضرت  
عیسیٰ اپنی جماعت کو لالچی - بے ایمان کہتے رہے  
بلکہ یہاں تک ہی کہا کہ اگر تم میں ذرہ بھر کی ایمان ہو  
تو تم میں یہ برکات ہوں وہ برکات ہوں عرض وہ  
اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اپنی جماعت سے نا ارض  
ہی گئے - اور انہیں ایک وفادار جماعت کے پیشتر  
کھڑے کافروں ہی رہا - یہہ بالکل سچی بات ہے  
کہ نہ توریت میں اور نہ انجیل میں کہیں بھی ان کو رضی  
اللہ عنہم نہیں کہا گیا - مگر برخلاف اسکے جو جماعت  
یا جماعت جملے اللہ علیہ وسلم کو شہر آئی تھی - اور جس نے  
اس کی قوت قدمی سے اثر پایا تھا - اس کے لئے قرآن  
شریف میں کیا ہے -

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ  
اسکا سبب کیا ہے ؟ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی قوت قاریہ کا نتیجہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو جو تفسیر میں سے یہی ایک وجہ ہے کہ آپ  
نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت طیار کی امیر اور  
ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لیکر آخرت تک

اپنی جماعت کی موجودہ حالت میں دیکھتا ہوں کہ اسی تک کو ہی اسی جماعت نہیں رہے۔

ان المناذقین فی الدنیا والاسفل من الدنیا  
تعدیاً یا در کہو منافق کافر سے ہی بدتر اسلئے کہ کافر  
شیاعت اور قوت فیصلہ تو ہوتی ہے وہ دلیہی  
سانہہ اپنی مخالفت کا اظہار کر دیتا ہے مگر منافق  
شیاعت اور قوت فیصلہ نہیں ہوتی وہ جھپٹاتا ہے  
میں سچ کہتا ہوں کہ اگر جماعت عین وہ اہل سنت

سید و سید بن سید

三



جو ہونی چاہئے تھی تو اب تک یہ جماعت بہت کچھ  
 ترقی کر چکی۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگ  
 اب تک کمزور ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ وہ میرا  
 نہیں ملتا۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ  
 برداشت نہیں کر سکتے اگر کوئی ابتلا آجائے  
 زحمت آجائے۔ جماعت کی ایسی حالت دیکھ کر  
 دل میں درد پیدا ہوتا ہے

**قرب اجلہ المقدد** اب جو بار بار اللہ

کے نری اجل کے دن غریب ہیں۔ جیسا کہ اللہ ہم کو  
 قرب اجلہ المقدد سے روکنا چاہتا ہے  
 اللہ تعالیٰ کی دعا کر۔ ایسا ہی اللہ زبان میں ہی  
 فرماتا ہے  
 بہت سے لوگوں سے دن رہ گئے ہیں اس لئے سب پر  
 آدمی چاہا جائے۔

غرض جب خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا  
 کہ اب تیرے دن باقی ہیں تو ایسے لئے ہیں وہ  
 نبی موعود جو قبرستان کی ہے اور یہ تجویز  
 ہے محض اللہ تعالیٰ کے امر اور معنی سے کی ہے  
 اور ایسی کے امر سے انکی بنا ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ اس  
 کے متعلق عرصہ سے مجھے خبر دی گئی تھی۔ میں  
 جانتا ہوں۔ کہ یہ تجویز بہت سے لوگوں کے لئے  
 ابتلا کا موجب ہوگی۔ لیکن اس بنا سے غرض یہی  
 ہے کہ ان ایوانی نسلوں کے لئے ایک ایسی قوم کا  
 نمونہ ہو جسے صحابہ کا تھا اور مالوگ جانیں کہ وہ  
 دنیا کی اشاعت کے لئے فدا شدہ تھے  
 ابتلاؤں کا نامزدوری ہے اس سے کوئی بچ نہیں  
 سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔  
 احسب الناس ان یثروا ان یقولوا انما وھم  
 لا یفتنون۔

یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان  
 سے اتنی ہی بات پر راضی ہو جاوے کہ وہ کہیں  
 کہ ہم ایمان لائے۔ حالانکہ وہ اپنی امتحان میں  
 نہیں ڈالے گئے۔ اور میری دوسری جگہ فرماتا ہے  
 ان تنالوا البر حتی تنفقوا ما تحبون  
 یعنی اس وقت تک تم حقیقی نیکی کو حاصل ہی نہیں  
 کر سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو گے جو  
 تم کو جس زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔  
 اب غور کرو۔ جبکہ حقیقی نیکی اور رضا الہی

کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پھر  
 نری لاف گزاف سے کیا ہو سکتا ہے؟ صحابہ کا  
 یہ حال تھا کہ انہیں سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ عنہ  
 کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اسکی وجہ  
 یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف

کر چکے تھے اور انہوں نے اپنا کچھ بھی نہ کہا تھا۔  
 مومن کی بھلائی کے دن بیٹھتے تھے تو ایسے  
 سوچتے تھے کہ جسکے اسکو کچھ خرچ کرنا پڑے خوش  
 ہوئے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ جو صدق و صفا  
 کے جو تک جیسے ہوئے تھے ظاہر ہوئے۔ بخلا  
 اس کے شائق ڈرتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے  
 اب اس کا نفاق ظاہر ہو جائیگا۔ یہ قبرستان  
 کا امر ہی اسی قسم کا ہے مومن اس سے خوش  
 قبرستان کا اعلان کیوں ہوا؟ ہوں گے۔  
 اور منافقوں

کا نفاق ظاہر ہو جائیگا۔ میں اس امر کو جب تک  
 تو اس سے مجھ پر نہ کھلایا میں نہیں کیا۔ اس میں تو  
 کچھ شک ہی نہیں کہ آخر ہم سب مرے والے ہیں  
 اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے  
 ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضہ میں آتے ہیں  
 مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم اولاد کیسی ہو؟  
 بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر

نکلتی ہے کہ وہ سارا مال شراب خلون اور زنا کاری  
 میں اور ہر قسم کے فسق و فجور میں تباہ کیا جاتا ہے  
 اور ہر طرح پر وہ مال بھالے سفید سو نیکے سفر  
 ہوتا اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہو  
 جاتا ہے جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے  
 اموال کو ایسے موقع پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لئے  
 ثواب اور فائدہ کا باعث ہو۔ اور وہ یہی صورت  
 ہے کہ تمہارا مال دین کا بھی حصہ ہو اس کو  
 فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی  
 حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائیگا جو اس  
 مال کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ یعنی جو بدی اولاد  
 کرتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ تم سب کو  
 خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا  
 ہے اور یہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا  
 ہے یہ سچ ہے کہ دولت مند کا بہشت میں داخل  
 ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے  
 ناکے میں سے داخل ہونا۔ اسکی وجہ یہی ہے  
 کہ اس کا مال اسکے لئے بہت سی روکوں کا موجب  
 ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال  
 تمہارے واسطے ہلاکت اور بھوک کا باعث  
 نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔

اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے  
 وقف کرو۔  
 سچا مومن کون ہو؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ  
 کے نزدیک وہی مومن  
 اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر  
 مقدم کر لے جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا  
 ہے اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس

نے اسکی شہادت دی اور کہا اللہ تعالیٰ کی  
 صحابی گویا وہ بشریت کا چولہا تاکر مظہر باتوں پر غور کرو۔ اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی  
 اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں پیدا کرو  
 کی سی ہو گئی تھی جو یفعلون مایومرون  
 مصداق ہیں شیک ایسی ہی حالت صحابہ کی  
 مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں جماعت کو دیکھتا ہوں

اقرار کو کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ  
 مجرم ٹھہرتا ہے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار  
 (الوصیۃ) میں خدا تعالیٰ کے اذن سے دیا  
 ہے۔ سچی بات یہی ہے سال دیگر را کہ سے داند  
 حساب لیکن جب کہ خدا تعالیٰ کی متوازدی نے  
 مجھ پر کھولا کہ وقت قریب ہے اور اجل مقدر کا  
 الہام ہوا۔ تو میں اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے  
 یہ اشتہار دیا کہ تا آئندہ کے لئے اشاعت دلو اقبیدلوا۔

دین کا سامان ہوا اور مالوگوں کو معلوم ہو کہ  
 امتنا و صدقنا کہنے والوں کی عملی حالت  
 کیا ہے؟ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان کی عملی  
 حالت درست نہ ہو۔ زبان کچھ چیز نہیں یہ نری  
 لاف گزاف ہے زبان تک جو ایمان رہتا ہے  
 اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں پکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا  
 ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے سچا ایمان وہی ہے۔ مقدم کرو۔

جو دل میں داخل ہوا اور اس کے اعمال کو اپنے  
 اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکر اور  
 دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا۔  
 کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو  
 مال جان تک کو دیدیا اور اسکی پرواہ ہی نہ کی جان  
 سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی مگر صحابہ

نے اسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کیا ہے۔  
 کر دیا۔ انہوں نے کہی اس بات کی پرواہ ہی نہ کی۔  
 نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائے گی یا بچے پیٹے  
 رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے یال ہے۔  
 کھڑکی راہیں ہماری زندگیاں قربان ہوں گی کا ہو جاتا ہے  
 مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے  
 اور کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپ کے قوت  
 قدس کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام  
 تک پہنچا دیا۔ غور کرو کہ دیکھو کہ آپ نے انکو  
 کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ ایک حالت اور ہی نہیں  
 وقت انہیں ایسا تھا کہ تمام محلات انکے لئے  
 اور کی طرح تہن۔ چوری۔ شراب خوری۔ زنا۔  
 قسوت و فجور سب کچھ تھا غرض کو نسا گناہ  
 نہیں نہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے فیض صحبت اور تربیت سے انہوہ اثر ہی کے  
 ہوا اور ان کی حالت میں وہ جمعی پیدا ہو گئے  
 صحابہ کا نمونہ اور اسوہ کہ خود آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون  
 کہہ سکتا ہے کہ نے

نے اسکی شہادت دی اور کہا اللہ تعالیٰ کی  
 صحابی گویا وہ بشریت کا چولہا تاکر مظہر باتوں پر غور کرو۔ اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی  
 اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں پیدا کرو  
 کی سی ہو گئی تھی جو یفعلون مایومرون  
 مصداق ہیں شیک ایسی ہی حالت صحابہ کی  
 مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں جماعت کو دیکھتا ہوں

ایسی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جزبات  
 مجرم ٹھہرتا ہے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار  
 (الوصیۃ) میں خدا تعالیٰ کے اذن سے دیا  
 ہے۔ سچی بات یہی ہے سال دیگر را کہ سے داند  
 حساب لیکن جب کہ خدا تعالیٰ کی متوازدی نے  
 مجھ پر کھولا کہ وقت قریب ہے اور اجل مقدر کا  
 الہام ہوا۔ تو میں اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے  
 یہ اشتہار دیا کہ تا آئندہ کے لئے اشاعت دلو اقبیدلوا۔

یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات  
 امتنا و صدقنا کہنے والوں کی عملی حالت  
 کیا ہے؟ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان کی عملی  
 حالت درست نہ ہو۔ زبان کچھ چیز نہیں یہ نری  
 لاف گزاف ہے زبان تک جو ایمان رہتا ہے  
 اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں پکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا  
 ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے سچا ایمان وہی ہے۔ مقدم کرو۔

جو دل میں داخل ہوا اور اس کے اعمال کو اپنے  
 اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکر اور  
 دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا۔  
 کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو  
 مال جان تک کو دیدیا اور اسکی پرواہ ہی نہ کی جان  
 سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی مگر صحابہ

نے اسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کیا ہے۔  
 کر دیا۔ انہوں نے کہی اس بات کی پرواہ ہی نہ کی۔  
 نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائے گی یا بچے پیٹے  
 رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے یال ہے۔  
 کھڑکی راہیں ہماری زندگیاں قربان ہوں گی کا ہو جاتا ہے  
 مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے  
 اور کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپ کے قوت  
 قدس کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام  
 تک پہنچا دیا۔ غور کرو کہ دیکھو کہ آپ نے انکو  
 کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ ایک حالت اور ہی نہیں  
 وقت انہیں ایسا تھا کہ تمام محلات انکے لئے  
 اور کی طرح تہن۔ چوری۔ شراب خوری۔ زنا۔  
 قسوت و فجور سب کچھ تھا غرض کو نسا گناہ  
 نہیں نہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے فیض صحبت اور تربیت سے انہوہ اثر ہی کے  
 ہوا اور ان کی حالت میں وہ جمعی پیدا ہو گئے  
 صحابہ کا نمونہ اور اسوہ کہ خود آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون  
 کہہ سکتا ہے کہ نے

نے اسکی شہادت دی اور کہا اللہ تعالیٰ کی  
 صحابی گویا وہ بشریت کا چولہا تاکر مظہر باتوں پر غور کرو۔ اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی  
 اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں پیدا کرو  
 کی سی ہو گئی تھی جو یفعلون مایومرون  
 مصداق ہیں شیک ایسی ہی حالت صحابہ کی  
 مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں جماعت کو دیکھتا ہوں

غرض



کہ یہاں ہی تھوڑے سے ابتداء کے ہی لائق نہیں رہے ہیں کہ ابھی تک وہ قوت ایمانی پیدا نہیں ہوئی جو ہونی چاہیے۔ ابھی تک جو تعریف کی جاتی ہے وہ خدائی ستاری کر رہی ہے۔ لیکن جب کوئی ابتداء اور آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کر کے دکھا دیتی ہے۔ اوسوقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے اپنا پورا اثر کر کے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔

فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ ضلالتاً یہ مرض ابتلا ہی کے وقت بڑھتی اور اپنا پورا زور دکھاتی ہے خدا تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل میں خبیث اور شرارت رکھتا ہے اوسکو بھی کھل کر دکھا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی۔

یقیناً سمجھو! کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جنکی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو۔ نہ پہلے امر کبھی اگرین جماعت کی موجودہ حالت پر نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے۔ اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس سے طے کرنے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ مسجد اسکے وعدوں کے ایک ہی ہے جو فرمایا

وجاعل الذین اتبعواک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

یہ نوح ہے کہ وہ میرے متبعین کو قیامت تک میرے منکر دن اور مخالفوں پر غلبہ دینگے۔ لیکن عوطلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا۔

جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا۔ تب میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری میری حب تک نہیں کرتا۔ ایسی پیروی کو گویا اطاعت میں فنا ہو جانے۔ اور نقش قدم پر چلے اوسوقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والے ہو۔

اس سے مجھے تسلی ملی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ ایسی جماعت نہ ہوگی؟ نہیں جماعت آخر ضرور ہوگی اسلئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اپنے لوگ ضرور ہونگے مگر غم اس بات کا ہے کہ ابھی جو عمت تھی ہے اور پیغام موت آرہی ہے گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے جسے ابھی دو چار روزہ دھوپا ہو اور اس کی ماں مر جاوے۔

ثم من حجة الله علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے جو وقت ہر جیسے نکلے۔ ان میں کچھ ایسا درد آور وقت بھی کہ اسنے سامعین کو بے قرار کر دیا۔ اور کی آدمی جو آخر ضبط کر کے بیٹھ بیٹھ کر رہے۔ ایڈیٹر

بہر حال خدا تعالیٰ کے وعدوں پر میری نظر ہے اور وہ خدا ہی ہے جو میری تسکین اور تسلی کا باعث ہے۔ ایسی حالت میں کہ جماعت کمزور اور بہت کچھ تربیت کی محتاج ہے بہ ضروری امر ہے کہ میں تمہیں توجہ دلاؤں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو۔ اور اسی کو مقدم کرو۔ اور اپنے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو نمونہ سمجھو۔ ان کے نقش قدم پر چلو۔ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ وہ ایک ایسی صادق جماعت تھی جو اپنے ایمان قوی کے لحاظ سے جان فدا کرنے میں بھی دریغ نہ کرتی تھی۔ بلکہ میں دعوئے سے کہتا ہوں کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ اسکی نظیر مل سکتی ہی نہیں۔ جب ہم دوسری قوموں کا ان سے مقابلہ کرتے ہیں تو ان کی عظمت اور شوکت کا اور بھی دلچسپ ہوتا ہے۔

(باقی آئندہ)

## سفر نامہ دہلی

(گذشتہ اشاعت سے لگے)

داخلہ دہلی اور دروازہ بند میں بچے ذکر کر آیا ہوں کہ دہلی میں خدام علی حضرت کو یقین ہو چکا تھا کہ حضرت اقدس کی آمد ملوکی ہوئی ہے اسکے لئے کوئی قرآن قویہ نہ تھے صرف ایک قیامی امر تھا اور اسی وجہ سے ریلوی سٹیشن پر کسی خادم کو آنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی۔ اور آج تو کسی صورت میں بھی گمان نہ تھا کہ آپ تشریف لے آئیں گے، برخلاف اسکے ہم سب اسی تارکی امید پر جو روانہ ہونے سے پہلے بٹالہ سے دیا تھا۔ بخیال خویش چشم براہ تھے کہ ریلوے سٹیشن پر

اپنے احباب سے ملنے لگے مگر سٹیشن پر جب کسی کو نہ پایا تو سخت تھک رہا۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ ہم سب محض ناواقف تھے اور نہیں جانتے تھے کہ کہاں جانا ہے؟ اور کہاں اترنا ہے؟ حضرت حجۃ اللہ نے سٹیشن پر اتر کر صرف اتنا فرمایا کہ میرا صاحب سٹیشن پر نہیں آئے جب جواب نفی میں دیا گیا تو آپ کو ذرا ہی خیال نہیں گذرا فرمایا اچھا اسباب نکالو اور ذرا انتظار کرو۔ اسباب نکالو یا گیا۔ اور پلیٹ فارم ہی کے ایک حصہ پر حضرت اقدس اور آپ کے اہل بیت بڑے اطمینان کے ساتھ بیٹھ کر دیر کے لئے بیٹھ رہے۔ اور خاکسار ایڈیٹر احکم کو شہر کے جلنے کیواسلئے گاڑیوں پر اسباب لہرانے کا حکم دیا گیا چنانچہ تمیل ارشاد کی گئی اور متصل مسجد سیدرفانی کے قہر سے ہم سب شہر کو چل پڑے راستہ میں ڈاکٹر محمد و امین خان صاحب انچارج ریفر میٹری سکول دہلی آئے جبکہ اسی وقت اطلاع ہوئی تھی قصہ مختصر جامع مسجد کی مشرقی درگاہ پر سے ہوتے ہوئے ہم سیدرفانی کی مسجد کے پاس پہنچے جہاں حضرت اقدس کے قیام کے لئے ایک بڑا مکان الف خان سیاحی دے کا کرایہ پر لیا گیا تھا۔ جب منزل مقصود پر پہنچے تو دیکھا کہ

دروازے بند ہیں

میرے دل میں سنا ہی آیا کہ وہ دروازہ جو چنانچے دہلی کو روانہ ہوتے وقت دیکھی تھی اور دہلی کے دروازے بند پائے تھے ایک رنگ میں پوری ہو گئی اسلئے کہ جب مکان کو کھولا گیا تو اس میں جہرہ بیکھو دروازے بند۔

فی الجملہ

وہاں قیام کیا۔ جن احباب نے ظہر و عصر کی نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے نماز ادا کی اور بچارے اکیلے ڈاکٹر صاحب اسوقت ان مہمانوں کی ضروریات کا سامان کرنے لگے۔ کیونکہ مکان میں تو بجز دروازہ بندی کے کچھ نہ تھا ہی نہیں۔ روشنی۔ چارپائیاں۔ پانی کے لئے برتنوں۔ اور پھر کہا نے پکانے کا سامان انتظام بھی کر دیا تھا اور سستی سے انہوں نے کیا۔ پھر میری قیامی اعلیٰ صاحب بھی آئے اور جون جون خبر ہوتی گئی احباب حاضر ہوتے گئے۔ مسافروں دہلی نے اپنے اپنے ٹھکانے اس مکان میں کر لئے۔ اور سب شہر دہلی کے پیش آنے والے حالات کے نقشہ پر مبنی طور پر مدغم بن گئے۔ مسجد سیدرفانی کا ذکر کیا ہے اسلئے نامناسب نہ ہوگا اگر اس مقام پر اسکا مختصر سا ذکر میں کر جاؤں۔

مسجد سیدرفانی یہ مسجد بہت قدیم ہے احباب سے ملنے لگے مگر سٹیشن پر جب کسی کو نہ پایا تو سخت تھک رہا۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ ہم سب محض ناواقف تھے اور نہیں جانتے تھے کہ کہاں جانا ہے؟ اور کہاں اترنا ہے؟ حضرت حجۃ اللہ نے سٹیشن پر اتر کر صرف اتنا فرمایا کہ میرا صاحب سٹیشن پر نہیں آئے جب جواب نفی میں دیا گیا تو آپ کو ذرا ہی خیال نہیں گذرا فرمایا اچھا اسباب نکالو اور ذرا انتظار کرو۔ اسباب نکالو یا گیا۔ اور پلیٹ فارم ہی کے ایک حصہ پر حضرت اقدس اور آپ کے اہل بیت بڑے اطمینان کے ساتھ بیٹھ کر دیر کے لئے بیٹھ رہے۔ اور خاکسار ایڈیٹر احکم کو شہر کے جلنے کیواسلئے گاڑیوں پر اسباب لہرانے کا حکم دیا گیا چنانچہ تمیل ارشاد کی گئی اور متصل مسجد سیدرفانی کے قہر سے ہم سب شہر کو چل پڑے راستہ میں ڈاکٹر محمد و امین خان صاحب انچارج ریفر میٹری سکول دہلی آئے جبکہ اسی وقت اطلاع ہوئی تھی قصہ مختصر جامع مسجد کی مشرقی درگاہ پر سے ہوتے ہوئے ہم سیدرفانی کی مسجد کے پاس پہنچے جہاں حضرت اقدس کے قیام کے لئے ایک بڑا مکان الف خان سیاحی دے کا کرایہ پر لیا گیا تھا۔ جب منزل مقصود پر پہنچے تو دیکھا کہ دروازے بند ہیں

زمانہ کی بنی ہوئی ہے۔ کوئی بہت بڑی مسجد نہیں بلکہ نہایت ہی مختصر سی مسجد ہے۔ ٹھیک طور پر نہیں گرتے کہ دراصل اس مسجد کا بنانے والا کون تھا لیکن چونکہ سیدرفانی صاحب غدر سے بچے بیان رہتے تھے اس لئے یہ مسجد انہیں کے نام سے مشہور ہو گئی ہے انار الفادہ میں اس مسجد کے تعلق میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان سید صاحب کے ہاں ایک مجلس بنام حفزہ ہوا کرتی تھی اور اسی مجلس میں خاص مریدوں کے ہاتھ میں چہرے ہوتے تھے اور وہ حالت وجد میں ایک دوسرے کو چہرے مارتے تھے مگر کوئی زخمی نہ ہوتا تھا اور اگر ہوتا بھی تھا تو سید صاحب لب لگا کر اسکو اسی وقت اچھا کر دیتے تھے مجلس کی بڑی شرط یہ تھی کہ اس کے گرد و پیش میں کوئی عورت نہ ہو۔

اللهم صل علی محمد وبادک وسلم یہ بقیہ (جو سید صاحب

اور آپ کے مریدوں کے تعلق میں لکھا ہے) پڑھ کر بے اختیار میری زبان سے اللهم صل علی محمد و بادک وسلم نکلا۔ میں سید صاحب اور آپ کی اس مجلس کے تعلق کو یہی ریمارک پاس کرنے کا حق نہیں رکھتا اس لئے کہ ثلاث ائمۃ قد خلت لہما ما کسبت لکرا اتنا تو بہر حال کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اپنے مریدوں کو سلوک کی منزل میں طے کرنے کے لئے کیا کیا جیسے تجویز کئے۔ ایک دن حضرت عجتہ اللہ صبح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بعض فقرا کے اذکار و سمولات کا ذکر تھا مثلاً ایک ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر ذکر کرتے تھے یا ای قسم کے اور شکلات میں اپنے آپ کو ڈالتے تھے۔ آپ نے اس پر جو کچھ فرمایا اسکا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ اصل بات یہ ہے سالگون پر بعض اوقات ایک زمانہ قبض کا آجاتا ہے اسکے دور کرنے کے واسطے وہ اس قسم کے چلے کرتے ہیں جیسے جمانی طور پر اگر قبض واقع ہو جائے تو اس کے دور کرنے کیواسلئے یہی مختلف تجاویز اور تدابیر پر عمل کرنے کی حاجت پڑتی ہے اسلئے چہرہ روحانی قبض کے وقت یہ لوگ اپنے نفس کو مختلف قسم کے شدائد میں ڈالتے ہیں اس سے غرض انکی اس قبض کا دور گزرا ہی ہوتا ہے اور یہ بھی کہ اپنے نفس پر حکومت اور غلبہ حاصل کر سکیں۔ حضرت حجۃ اللہ کے اس ارشاد کو سن کر آپ کی سچائی پر بے اختیار ہر صدمہ قضا کہنا پڑتا ہے اور آپ کے حسن ظن کی بڑی ہی قوت کی بے اختیار تعریف کرنی پڑتی ہے۔ اسلئے چہرہ پر ممکن ہے سیدرفانی صاحب نے اپنے مریدوں کی تربیت کے لئے یہ ایک حیلہ تجویز کیا ہو اور اس سے انہوں نے کوئی فائدہ محسوس کیا ہو۔



مگر ایسا رہا جو اس امر اور مامورین کے سامنے اور طریق تہنیت میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے وہ اس قسم کی شکل راہین کو اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ ایک ایسی ہیں اور آسمان اور برہمن کو سے جاتے ہیں جو اس قسم کی مشکلات سے بچی ہوئی ہوتی ہے اور وہ زمین تو یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے خاص شاگرد اور اسی کے دست تربیت سے فیاض ہوئے ہیں اسلئے طریقہ تربیت سے بھی خوب واقف تھے یہی ولعمہ ما قبل

چون حاجتے بود بہادریے دگر مرا

من تربیت پذیر ز رب ہستم

کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک ٹرینڈیجر ہو جو ایک قلم سے خوب واقف اور سند یافتہ ہوتا ہے اور ایک ایسا جو واقف نہ ہو۔ جیسے وہ نو

کے درجہ میں فرق ہے دیے ہی انکے طریقہ تعلیم میں فرق ہے جیسے ایک اسی طرح پران پیرون اور شاخون کے طریق اصلاح اور فائزین کے طریقہ اصلاح میں ایک فرق نمایاں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جماعت کے لئے وہ اصلاح کے طریقے بھی پسند فرمائے جو یہود و نصاریٰ کے احبار

اور یہاں میں اس وقت مروج تھے۔ اور ایسا ہی آپ کے بیرون احمد فادیانی علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی قوم کے لئے ان اوراد و اشغال کی طرف توجہ فرمائی چاہو آج مختلف گہریوں اور سجادہ نشینوں کے ہاں مروج ہیں بلکہ آپ اس طریق پر اس قدر توجہ فرماتے ہیں جو آپ کے جلیل القدر معلم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور امیاء سے سیکھا تھا۔ جسکو دوسرے الفاظ میں آج ہم

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں آپ ہی فرماتے ہیں کہ ہر ایک قسم کی روحانی ترقی اور فیض و برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر دن اس کے کچھ بھی نہیں ملتا۔ ہر ہر دس عکس و صدق و حقا

ولیکن میرا لئے ہر مصطفیٰ میری اپنی رائے ہے کہ آج کل جو سجادہ نشینوں اور مختلف گہریوں اور طریقوں اور سلسلوں میں ہم برکات اور فیوض ربانی کے آثار و علامات کو بہت ہی کم بلکہ قریب قریب نہیں پاتے تو اسکی بھی وجہ ہے کہ اسکو جو ترقیات روحانی ہم چشمہ سے دور ہے جارہے ہیں اور وہ اولاد اشغال جو بعض پاکباز لوگوں نے اپنی صلاحیت

اور رفع قبض روحانی کی خاطر بطریق علاج وقتی اختیار کئے تھے۔ مستقل طور پر انہیں ہر مرض کے لئے پینٹس سمجھ لیا گیا ہے جو کسی حال میں درست نہیں۔

سرخ

مبارک اور سعادت بخش وہی طریق ہوتا ہے جو انبیاء علیہم السلام اختیار کرتے ہیں اور جو اس زمانے میں حضرت حجتہ اللہ مع موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے اور وہ نیا نہیں بلکہ وہ وہی طریق ہے جسکے لئے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے

والکونی رسول اللہ اسوۃ حسنہ خیرہ تو ایک ضمنی بات تھی جو سید رفائی صاحب کے طریقہ اصلاح کے سلسلہ میں مجھے کئی پڑی اسی سید رفائی کے متصل ہاں بالکل متصل ہماری فرد گاہ تھی اور خصوصاً میں تو بہت ہی قریب تھا۔ میں جب جب اس سید رفائی کو دیکھتا اور سید صاحب کے اس طریقہ مجلس حقہ کو خیال کرتا تو بے اختیار اپنے سید و مولا مسج موعود پر ہی درود پڑھتا کہ اس کے مزمہ خدام میں اگر ہمیں اس قسم کے اشغال کی حاجت نہیں پڑی اللہ صلی علی محمد و علی آل محمد و بادک و بیک اس سے پیشتر کہ دہلی کے زمانہ قیام کے حالات لکھیں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دہلی کے متعلق ضروری واقفیت ناظرین احکم کے لئے ہم ہرچیز میں ہر چند بعض ناظرین اس سے واقف ہوں گے مگر اکثر ناواقف ہونگے علاوہ برین سفر نامہ کی تکمیل ہر دن اس کے ہونہیں سکتی۔ پس میں اپنے ناظرین کے لئے دو درجین کا کام دو ٹکا اور اپنی آنکھ سے انہیں دہلی کہاؤں گا (باقی آئندہ)

## سنگ مزار

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رحمی اللہ عزہ کاناوت بہار دہلی کے ایک نماز ظہر و عصر نکالا گیا اور احباب بادشاہ گریا اپنے نامہ جو ہر ایک گراہ میں لگے ہوئے حضرت مسیح موعود ہی جنازہ کے ہمراہ تھے ۱۰۰ تاریخ کی صبح کو ۱۰ بجے کے قریب علی حضرت نے اپنی جماعت کو لیکر ہر جنازہ پڑھا۔ عرصہ تک آپ کے مزار کی ترقیات کے لئے دعا فرماتے رہے ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء

حضرت بشی مقبرہ یعنی جدید قبرستان میں مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی قبر کو دیکھ کر بیٹھ گئے تھے۔ میرے محرم بھائی منشی زبیر صاحب نائبہ مرحوم کی وفات پر ایک ترجیع بند پڑا۔ حضرت نے اسکو بہت پسند فرمایا اور ایک قطعو تاریخ لکھنے کی انہیں ہدایت کی وہی قطعو تاریخ اب مرحوم کا سنگ مزار ہے۔ حضرت کا ارادہ آپ کچھ لکھنے کا تھا مگر نائب صاحب کی نسبت فرمایا۔

ہمارا لکھنے کا ارادہ تھا انہوں نے ہمارا منشاء پورا کر دیا۔ اسلئے یہ شعر لکھو اپنے جاوین۔ سنگ مزار کو تو وہی لوگ پڑھیں گے جو یہاں آکر اپنے محذوم کو ہشتی مقبرہ کی خاک میں آرام کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ مگر سکا شتی وہ بھی پڑھ لیں۔ جو بظاہر قادیان سے دور ہیں۔ اس سنگ مزار کو پڑھیں اور اپنے محذوم کے مراتب کی ترقی کے لئے دعا کریں۔

اس سے پہلے کہ میں اس قطعو تاریخ کو درج کروں۔ میں نائب صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کو پورا کرنے والے ہیں اور اس امر میں کلام امام زبان نائب پر جاری ہوا۔ (ایڈیٹر)

## قطعو تاریخ وفات حضرت لینا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

یہ ہے اس باغدار خدا کا مقبرہ روشن بجکر دہلی روشن جو مسلمانوں کا لیڈر تھا پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیش کے در پر وہ اطاعت اور وفا میں سائے ظل پیسہ تھا سچا ہے ہوا زندہ سچا میں شاخ و خضر الگ عیش سے مرنا اور جینا اسپہ دروہر تھا دم عیش کی جنبش تھا یہ بیٹائی تھا انش شمع ہر روشن تھا دنیا بدراؤر تھا خدا کے گھر سدا را اللہ ہشتی مقبرہ پایا مزین جسکے دم سے سجد و محراب و منبر تھا سخن کی داد دیتا تھا۔ سخن کا قدر دان تھا وہ سخن سنج و سخن گو سخن فہم و سخنور تھا سچا کے محامد سے تھا ہر عظم اور خطبہ مناقب کا مرقع اسکا ہر اسچ و لیکر تھا نئی طرز ادا اسکا نیا حسن بیان ہر دم

ہر اک دعا اسکا شہد اور ہر بیان خدا کو شہد جو دل کا سخت آجاتا وہ دم میں موم ہو جاتا پھل کر پہننے لگتا تھا کلمہ جس کا چھڑتا سچا کو جواہر اسکو وہ مومن سمجھتا تھا سچائی کا منکر شخص نزدیک اسکے کافر تھا نہ کچھ پیری چلی اگر یہاں انہوں نے پیری ہوا آخر مسلمان جو مرید ہر پیر چھڑتا وہ تھا اصحاب صفہ کے مبارک پاک لوگوں میں سچا کا در و دیوار اس کا بام اور تھا لے سحر مین میں پورے سینا لیس ل اسکے رہا جنتک وہ دنیا میں مطیع حکم داور تھا زبان و دل موافق تھا مخالف تھا دور لگی کا جو دل میں تھا نہاں اسکے وہی اسکی زبان تھا وفات اولی ہوئی تیرہ سوا و تیس بجری میں یہ وہ دن تھا کہ ہر چہرہ بڑا ما دیدہ تر تھا یہہ بدہ کار و ز گیارہ ماہ شعبان اعظم کی بلا کا دن قیامت کا سمان یار و ز محشر تھا یہہ وہ دن تھا کہ چشمہ مہر و بہ بھی ڈبڈبا آئی زمین و آسمان اس نوحہ خوانی میں برابر تھا آند کر آیا بادل جیکہ مطلع صاف تھا سارا سمان روئے کا بام آسمانی پر سر اسر تھا وہ قطرے مینے کے تھے یا بندہ گیا تھا ہوا اسکا یہہ اشک غم ہی گویا موتوں کا اک بچھاؤ تھا تڑپ کر بچلیاں کو ندین بہا اشک بھوسا یہہ کہہ سکتے ہیں بجلی کا بھی انگاروں پر بستر تھا کلیچ بچھٹ گیا بادل کا رویا بچھٹ پھوٹ ایسا دیوون غم کا ہی تھا آخر نہ وہ لوہا نہ پھر تھا ہر روح مولوی عبدالکریم آرام و راحت میں وہ روحانی فرشتہ تھا دم اسکا روح پرواز تھا دعا کرتے رہتا نائب کہ بیڑا پار ہوا اسکا وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناسا رہتا

## اطلاع

میں نے بار بار یہ لکھا ہے۔ کہ خریداران احکم خط و کتابت میں اپنا نمبر خریداری جو ہر ایک چپٹ پر مطبوع ہوتا ہے۔ دیکارین مگر بعض خریدار ابھی تک اس طرف متوجہ نہیں ہوئے جس سے نمبر قلمش کرنے میں بہت تاقت طالع ہوتا ہے۔ اگر احباب تو جو کریں۔ اور نمبر خریداری دیا کریں۔ تو تفصیل اوقات کے علاوہ کمال سہولت ہو جائے۔ آئندہ ضرور ضرور خیال رکھیں۔



# الوصیة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْعَالَمِيْنَ ط وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ - انا بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے جو خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی میں قدرت تواتر سے ہوئی گئی ہے تھی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سر دکر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔ اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی۔

قرب اجلک المقتدر ولا یبقی لک من الخزیات ذکر اقل مبعاد ربک ولا یبقی لک من الخزیات شئاً واما تر ربک بعض الذی لغدیم او نتوفیتک وبقی لک الاریات قرب ما توعدون - واما بنعمت ربک فحدث انہ من یتق الله ویصوب فان الله لا یضییح اجر الحسنین -

ترجمہ :- تیری اہل غریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی سیاد مقررہ نہوڑی رہی ہے اور ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رہیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔ اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے کچھ کچھ دکھائیں یا کچھ وفات دیدیں تو اس حالت میں فوت ہوگا۔ جو میں تجربہ سے راضی نہ ہوں اور ہم کئے گئے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رہیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو نیر سے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار

کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکو کاروں اجر صانع نہیں کرتا۔

اس جگہ یاد رہے کہ خدائے کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہنگ عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنی ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراض کو جو صبر کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اور ٹھالیں گے صغیر سے سے معدوم کر دیں گے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے یہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدائے نے میری وفات کی نسبت آدو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مخاطب کر کے فرمایا۔

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے لہذا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بیان میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دم بھرا رہی ہے اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا فونہ ہونے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ پھر وہ جو تہ کرین گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے۔ خدا ان پر رحم کرے گا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ مگر وہ سب کچھ واقع ہو سکیں وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور کچھ غم خدائے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تیری طرف سے نذر ہے میں نے تجھے بھیجا تا جو ہم نیکو کاروں سے آگے گئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذر آیا پر دنیا نے اس کو قبول کیا لیکن خدا نے قبول کرے گا اور پھر زلزلہ و جحش سے اس کی سزا ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر رکھ دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اگر دنیا کی آنکھ کھلتی تو وہ دیکھتے کہ مین صدی کے سر پر ظہور ہوا اور جہاد حق کے قریب آتے کہ چودہویں صدی ہی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینے میں چاند گرہن اور سورج گرہن ہی ہوا۔ اور طاعون ہی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے ہی آئے اور آئینے مگر انوس اور خیر جنہوں نے دنیا سے بھاگ لیا اور انہوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ مگر

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر ہمارا ہی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنکھ دکھا ہے لیکن راستہ اس سے امن میں ہو۔ سو راستہ باز ہوا اور تقویٰ اختیار کرو! تاج جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا امدن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنا والے بچائے جائیں گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر آئیں گی کچھ تو انہیں سے بڑی زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیکھا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے پیوں اور رسولوں کی مدد کرے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ کا خلیفہ انا و رسولی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور پیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستہ بازی کو وہ دنیا میں پہلانا چاہتے ہیں اس کی تمیز دیتی اور انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو ظاہر ایک ناگاہی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نامتام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود پیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد ظہور کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زمین آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تر و دین بڑھ جاتے ہیں اور ان کی کمرین ٹوٹ جاتی ہیں اور کسی قدرت

نہیں چھوڑے۔ خدا نے ہم پر ہاتھ کر دیا اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ مست

مترہ ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے۔ اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق کے وقتوں میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت تھی اکی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہونے سے بچا لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولعلکم نعم دینکم الذی اوتفی اللہ ولیبہ لکم من بعد خوفکم امتا یعنی خوف کے بعد میری امت کے پیرو جادین گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جب کہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دینا فرات ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بلا قائم ہو رہی تھی جیسا کہ تورات میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالکیوں تک روئے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک اور میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سوائے عزیز و احب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدائے تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دوجہتی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سواب ممکن نہیں ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ممکن مت ہو اور تمہارے دل پر نشان نہ ہو جاوین کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا یہی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں ہو سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہاری لئے بھیج دیکھا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر



پہ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں اتفاق رائے ہو گا پس  
 جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کر گئے کہ وہ اس  
 بات کے لائق ہو کہ میر نام پر لوگوں کی بیعت ہو  
 کا مجاز ہوگا۔ اور چاہے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے  
 نمونہ بنائے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت  
 کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور  
 اس کو اپنے قریب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے  
 خدایہ وحی فرمائی کرے گا اور بہت لوگ پتائی کو قبول کریں گے  
 سو ان دونوں کے منقر ہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک  
 کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت  
 ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان کو کہاٹی دے یا بعض دوسروں کو  
 ولے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبو  
 اور وقت ایک کامل انسان بنے ملا بھی پیٹ میں صرف ایک

اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے  
 کے لیے روح القدس سے حصہ لو کہ مجھ  
 روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا  
 ورنہ نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے  
 لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ  
 ملک نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ  
 اس سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی  
 بپایا کرو۔ در دجس سے خدا راضی ہو اس لذت  
 سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور  
 وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے  
 ہو موجب غضب الہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو  
 جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل  
 ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری  
 مدد کرے گا اور کوئی دشمن نہیں نقصان نہیں پہنچا  
 سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے  
 جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذت چھوڑ کر  
 اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ  
 کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کاٹنے  
 تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی  
 اٹھا لو گے تو ایک پیار سے بچنے کی طرح خدا  
 کو دین آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے  
 وارث بنے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں  
 اور ہر ایک نعمت کے دروازے پر پہنچے۔  
 جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں جو  
 نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا  
 درخت ہے جسکو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی  
 جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو  
 سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے  
 کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ برباد ہے اور اگر وہ  
 رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس  
 سے کیا فائدہ جو زبان سے خرافاطبی کا دعویٰ  
 کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دنیا  
 میں تمہیں سچ چاہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک  
 ہے جو دین کے ساتھ دنیا کی کچھ طوفی رکھتا  
 اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے  
 تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ  
 خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم  
 کی ایک ذرہ ہی ملوثی اپنے اغراض میں  
 ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔  
 صورت میں تم خدا کی پیردی نہیں کرتے  
 شیطان کی پیردی کرتے ہو۔ تم ہرگز تو  
 کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے  
 بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے  
 اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح  
 ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہو

اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے  
خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے حقیقت  
مرجاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور  
خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گہر بابرکت ہوگا  
جن میں تم رہتے ہو گے اور اون دیواروں پر خدا  
کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گہر کی دیواریں  
ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی  
رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت  
اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور  
گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک  
لمحی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا استعان نہیں  
کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم  
بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک  
خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ  
میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تھا اور خدا ہے  
پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم  
پورے طور پر خدا کی طرف جہکو گے تو دیکھو میں  
خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا  
کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت  
اپنے داون میں بٹھاؤ اور اوس کی توحید کا اقرار  
نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی  
عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے  
کینہہ درمی سے پرہیز کرو اور نئی نوع سے بچو  
ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیک کی  
اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے  
جاؤ۔

تہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی  
ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور  
وہ بات جس سے خدا راضی ہو اوس کی طرف  
دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے  
اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اون  
کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھائیں اور  
خدا سے خاص انعام پا دیں یہ مت خیال کرو  
کہ خدا تہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا  
ایک بیج ہو جو زمین کو بیا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ  
بیج بڑھے گا اور پہولیکا اور ہر ایک طرف سے  
اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو  
جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان  
رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے  
نڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا ہی ضروری ہے  
تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ  
بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو  
کسی ابتلا سے نفرت نہ کیا گیا وہ کچھ ہی خدا کا نفع  
نہیں کرے گا۔ اور بد بختی اوس کو جہنم تک پہنچائے گی  
اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اوس کے لئے اچھا تھا۔ مگر

وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اون پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوالہ شدگی کی آگھیا جلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور شہٹھا کریں گی اور دنیا اون سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ تعرض قیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازہ اوپر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اوس کے ساتھ دنیا کی ملوثی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا اقرمانا ہے کہ وہی جبکا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والوں سنو !! کہ خداتم سے کیا چاہتا  
 ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اوس کے ساتھ  
 کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں  
 ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ  
 پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ  
 پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ  
 پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں  
 وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہی  
 اور بولتا ہی ہے " اوس کی تمام صفات ازلی  
 ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی محفل نہیں اور نہ کہی  
 ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی  
 بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی  
 بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جسکی طرح  
 کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور  
 جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات  
 نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب  
 ہے مآد جود و رہونے کے۔ اور دور ہے مآد جو  
 نزدیک ہونے کے۔ وہ مثل کے طور پر اکل شے  
 پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اوس کے  
 لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے وہ ب  
 سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اوس کے نیچے  
 کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں  
 کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات  
 کاملہ ۱۰۱ اور مظهر ہے تمام محامد حقہ کا اور حشر  
 ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں  
 کا۔ اور مبدئ ہے تمام فیضوں اور مرجع ہے  
 ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔  
 اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ  
 ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص  
 ہے اس امر میں کہ دین دالے اور آسمان و  
 اسی کی عبادت کریں اور اوس کے آگے کوئی  
 بات ہی آن ہوئی نہیں۔ اور تمام روح اور



ان اتقی اور بنی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں  
سید صادق آئینے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تا قرہ کاملہ  
محمدیہ کی تنگ نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس  
فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جب  
اسما ائمہ اطہر کفایت اور کمیت کی رو سے  
کمال درجہ تک پہنچ جائے اور سید کے مٹی  
تفاوت اور کمی باقی نہ ہو اور گلاب طور پر موسیقیہ  
پر شتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت  
کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیین  
کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس سے  
لئے فرمایا گیا کہ

کنتم خیر امۃ احرنحت للناس  
اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اهدنا  
الصراط المستقیم صراط الذین  
انعمت علیہم انکے تمام افراد اس مرتبہ  
عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد ہی اس  
مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یحییٰ خرابی  
نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی  
اولوب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ  
یہ بھی نقص تھا..... کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور  
آپ کی قوت قدوسیہ بظاہر ثابت نہ ہو سکتی تھی  
وہ دعا جب کا باج وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا  
تھا۔ اور اس کا سکھانا ہی عبت ٹھہرتا تھا مگر اس  
کے دوسرے طرف بہ خرابی ہی تھی کہ اگر کمال کسی  
فرد امت کو براہ راست بغیر ہم دی نور نبوت محمدیہ  
کے مل سکتا ہے تو ختم نبوت کے معنی باطل ہوتے  
تھے پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رہنے  
کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کا کاملہ نامہ  
مطرح و مقدسہ کا شرف اپنے بعض افراد کو عطا  
کیا جو حقانی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک  
پہنچ گئے اور کوئی خواب درمیان نہ آیا اور امتی ہو گیا  
مقبول اور ہم دی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر اپن  
مین پائے گئے ایسے طور پر کہ انکا وجود اپنا وجود  
نہ رہا۔ بلکہ انکے محویت کے آئینہ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منکسر ہو گیا۔ اور دوسری  
طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الہیہ نبیین  
کی طرح انکو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اتنی موت کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ اسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرائے جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنی اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا **وہو علیہ السلام**۔ واما منہ منہ معنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تباہ لاک ہو جیسے بچ جائے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت فلما توفیتی کنت انت الرقیب علیہم اس پر شاہد ہے جس کے معنی آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ خدا قیامت کو عیسیٰ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری مان کو خدا کر کے مانو تو وہ جواب دینگے کہ جب تک میں اپنی میں تھا تو ادھر شاہد تھا اور انکا نگہبان تھا اور جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کس خلافت میں مبتلا ہوئے۔ اب اگر اس جگہ آئیں **فاما الرقیب** بمعنی کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنی کرے کہ جب تو نے مع جسم غفیری مجھے آسمان پر اٹھالیا۔ بہر حال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی تو اس صورت میں ممکن نہیں کہ عیسیٰ جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری مان کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں لڑے۔ وہ نبی کہلا کر ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آئیے روکتی ہے ورنہ وہ دروغ گو ٹھہرتے ہیں۔ تو اگر وہ مع جسم غفیری آسمان پر ہیں اور بوجہ تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اتریں گے تو کیا وہ آسمانی سرین گے اور آسمان میں ہی اُن کی قبر ہوگی لیکن آسمان سر نہا آیت فسھا

مخوفوں کے برخلاف ہے۔ پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عنقریب نہیں گئے بلکہ مر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا تو یہ کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔

اگرچہ نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عہد ہی لیکن جب میں خدائی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنی قرآن شریف کے کہل گئے تو پہر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمان داری کا شیوہ نہیں میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر ہی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا یہی قریباً چوتھا حصہ گزر گیا اور ہزار ہا نشان ظہور میں آ گئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پہر اب ہی حق کو قبول نہ کرنا یا کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اوس پہلے زلزلے کے نشان کے بعد جولہ ۱۰۵۰ء میں ظہور میں آیا جسکی ایک مدت پہلے جزدی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آئیوالا ہے وہ بہار کے دن ہونگے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتیا نکلتا ہے یا میان اسکایا اخیر کے انتہا کے الفاظ وحی الہی یہ ہیں۔ پھر بہار کی خدائی بات پہر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے جزدی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں آئیگا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلتا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہونگو اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔ +

اور خدا نے فرمایا زلزلہ الساعة یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمود ہوگا۔ اور پہر فرمایا لکھو آیات و نعهد ما یبصرن + یعنی میرے لئے ہم نشان دکھائیں گے اور جو عازمین بناتے جائیں گے ہم ان کو گرا دے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا بھوکاں آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کردی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو

۱۰۔ عجیب معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے  
دن ہیں جو اس جاڑے کے گزرنے کے بعد آیا والے  
ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف  
ہے جو بہار کا وقت ہوگا بہر حال خدا تعالیٰ کے کلام  
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی  
بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئینہ جورات کو  
پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا تعالیٰ ہے منظر  
۱۱۔ ایک خدائی وحی اس بار میں یہ بھی ہو سکتی ہے یہاں تک کہ